

جولائی/اگست 2009ء

خصوصی اشاعت



- جس وحی سے کوئی عقل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے (اداریہ)
- محدث علم... تاجدار مستند رئیس، امام فن حدیث
- محمد ملت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بڑاوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات
- شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نسیمی، عصر حاضر کا بے مثل مفکر اور لافانی مبلغ اسلام
- سرفرازی ہو گئی ماحصل تمہیں دارین کی
- کیا مفتی سرفراز احمد نسیمی رحمۃ اللہ علیہ کا لہو بھی!
- مفتی محمد سرفراز نسیمی کی شہادت..... پاکستان میں فرقہ واریت پھیلانے کی نئی سازش
- آپ کا مشن جاری رہے گا
- شہید اسلام..... بیکر بخروا انکسار
- علمائے دین کو ہشت کردوں کا پیغام؟
- شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نسیمی، اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی نظر میں
- شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نسیمی علیہ الرحمۃ
- جامعہ نظامیہ سے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے
- 332 خوش نصیب طلباء کے اسمائے گرامی



جامعہ نظریہ رضویہ

اندرون لوہاری دروازہ، لاہور 7665030-042 Tel

باپردہ دینی تعلیم کی معیاری درس گاہ

مدرسة البنات جامعہ نظامیہ رضویہ

نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ میں

یکم تا 15 اگست 2009ء

داخلہ جاری ہے

اپنی بچیوں کو دینی تعلیم کے زیور سے آراستہ کر کے اپنی آخرت کو بہتر بنائیں۔

شرائط داخلہ:

کم از کم ۷ سال پاس ☆ حافظہ بھی پرائمری پاس بھی داخلہ کی اہل ہوگی۔

سہولیات:

☆ طالبات کے قیام و طعام اور علاج معالجہ کا ادارہ خود کفیل ہوگا۔

☆ عالمہ فاضلہ آٹھ سالہ کورس اور دو روزہ حاضری اہم ضرورت کیپیوٹر کورس

☆ سلائی کڑھائی کے لئے بہترین انتظام

☆ دینی تعلیم اور جدید عصری تعلیم کے لئے محنتی اور تجربہ کار شاف

منجانب: انتظامیہ و اراکین مدرستہ البنات جامعہ نظامیہ رضویہ

نئی پورہ سرگودھا روڈ شیخوپورہ

(جسٹس لائن 0321-4104152 035-1783108)

الحق بارشود اللہ علینک الصلوٰۃ والسلام

النظامیہ
لاہور
شیخوپورہ

بیتان انٹر
حسن البنتہ اسلام آباد دینی تنظیم پاکستان
شیخ اعجاز
محمد عبدالقیوم
قادی رضوی
بانی جامعہ نظامیہ رضویہ

جلد نمبر 9 شماره نمبر 7,8

جولائی / اگست 2009ء

مدیر مسئول
محمد اکرام اللہ
0300-6212350

زیر سرپرستی
چائے مائیں دینی تنظیم پاکستان صاحبزادہ
علامہ
محمد عبدالمصطفیٰ
قادی رضوی
بانی جامعہ نظامیہ رضویہ

مدیر اعلیٰ
محمد طاہر تقسیم قادی رضوی
0300-9439464

نائبہ مسئولہ
مانفہ نصیر احمد قادی رضوی
0300-9415300

معاون مدیرہ
محمد رمضان سیالوی
0333-4229060

رابطہ کرنے
دفتر مجلہ النظامیہ
جامعہ نظامیہ رضویہ
لوہاری گیٹ لاہور
042-7665030

سرپرست
صاحبزادہ
غلام مرتضیٰ قادی رضوی
0300-4270963

ممبر شپ فیس
پاکستان سالانہ بذریعہ ڈاک
250 روپے
قرض فی شمارہ 30 روپے

اس ادارے میں صرف نیشنلسٹک سیاست کی علامت ہے
کے آپ کا رسالہ ختم ہو چکا ہے

نوٹ: ادارہ "مجلہ النظامیہ" کا مضمون نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں۔

نائبہ مسئولہ
جامعہ نظامیہ رضویہ
بہ اندرون لوہاری
دروازہ لاہور
042-7665030

حسن ترتیب

صفحہ	عنوان
۳	اداریہ (جس وجہ سے کوئی قتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے)
۶	مدیر اعلیٰ کے قلم سے محدث شاعظم..... تاجدار مستبد رئیس، امام فتن حدیث
۱۲	مفتی علامہ حسن علی رضوی بریلوی مخدوم ملت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات
۱۶	پروفیسر حافظ احمد بخش گوندل شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، مصر حاضر کا بے مثل مفکر اور لاجانی مبلغ اسلام
۱۹	مفتی محمد صدیق ہزاروی سرفرازی ہو گئی تھیں دارین کی
۲۳	علامہ محمد نشاطا بنی قصوری کیا مفتی سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا لہو بھی!
۲۶	از قلم: عرفان صدیقی مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شہادت..... پاکستان میں فرقہ واریت پھیلانے کی نئی سازش
۳۱	محمد انیس الرحمن شہید اسلام..... پیکر عجز و انکسار
۳۳	علامہ حافظ محمد ظہیر بٹ آپ کا شن جاری رہے گا
۳۶	حامد میر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت
۳۹	قیوم نظامی علمائے دین کو ہشت گردوں کا پیغام؟
۴۲	نذیر حق شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی، اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی نظر میں
۴۶	(ادارہ) شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ
۴۹	صاحبزادہ محمد عارف ستار قادری جامعہ نظامیہ سے اس سال فارغ التحصیل ہونے والے 332 خوش نصیب طلباء کے اسمائے گرامی
	مرتب: صاحبزادہ محمد ابو بکر نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

اداریہ

جس وجہ سے کوئی قتل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے

۱۲ جون 2009ء بروز جمعہ المبارک راقم الحروف اپنی دوسری مسجد (مغلپورہ) میں خطبہ دے رہا تھا تقریر اپنے عروج پر تھی کہ دورانِ وعظ ہی ایک نمازی ظلیل احمد سعیدی صاحب نے اشارت سے ہو کر بتایا کہ جامعہ نعیمیہ میں خود کش دھماکہ ہوا ہے اور ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید ہو گئے ہیں۔ (۱۱ ذی القعدہ ۱۴۳۰ھ) یہ اندوہناک خبر سنتے ہی چلتی زبان رک گئی اور میں کچھ دیر کے لئے بے حس و حرکت ٹھہر پڑا۔ بیٹھا رہا جیسے سکتے میں آ گیا ہوں۔ پھر بیٹھی پٹکوں، بلرزتے لیوں اور لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ میں نے سائمن کو بتایا کہ اہل سنت پر یہ قیامت ٹوٹ پڑی ہے اور خدا کرے کہ یہ سلسلہ گنتگو موقوف کر دیا، جلدی جلدی نماز جمعہ کی ادائیگی سے فارغ ہو کر سیدھا جامعہ نعیمیہ کی راہ لی اسی اثناء میں جب موبائل فون جیب سے نکال کر دیکھا (جس کی آواز بند کی ہوئی تھی) تو اس حادثہ کی اطلاع کی بیسیوں کالز اور میسجز دورانِ تقریر ہی موصول ہو چکے تھے۔

جامعہ نعیمیہ پہنچے تو گزشتہ شاہوچوک ہی سے سکیورٹی فورسز کا گھیراؤ اور میڈیا کی گاڑیوں کی ہتکت، لوگوں کا ہجوم، دھاڑیں مار کر روتے ہوئے علماء و طلباء، جامعہ کا شکستہ دفتر، خون آلود دیوار، گھرے ہوئے شیشے دیکھ کر کسی سے کچھ پوچھنے کا یا راد ضرورت ہی نہ رہی، اور یہ یقین کرنے کے والا کوئی چارہ نہ رہا کہ آنے والے مہمانوں کا جامعہ نعیمیہ کے گیٹ پر استقبال کرنے والا درگاہ کا علامہ مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ اب اس دنیا میں نہیں رہے۔

دہشت گردی کا عفریت نہ جانے کتنے انسانوں کو نگل چکا ہے، کتنے بچے یتیم، کتنی عورتیں بیوہ اور کتنی بے گھر بن چکی ہیں۔ کتنے ہی لوگ معذور و پاہنج ہو چکے ہیں، کتنی ہی بستیاں اجڑ چکی ہیں۔ خود کش حملوں کی لہر کی لپیٹ میں ایسی ایسی نادروزر کا شخصیات بھی آئیں جو صدیوں بعد پیدا ہوئی ہیں۔

ہزاروں سال نرس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

ایسی ہی تاریخ ساز شخصیات میں سے ایک مجاہد ملت، مفکر اسلام، اساتذہ العلماء علامہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ جن کو اسلام اور پاکستان کے دشمنوں نے صرف اس لئے

ٹارگٹ کیا کہ وہ تحفظ پاکستان کی جنگ لڑ رہے تھے، وہ ان کی نام نہاد شریعت کو ماننے کے لئے تیار نہ تھے، وہ خود کش حملوں کو حرام کہتے تھے۔

ڈاکٹر صاحب پر غوکش حملہ کی ناپاک منصوبہ بندی کرنے والوں کا خیال ہوگا کہ ان کے مرنے کے ساتھ ان کا مشن بھی ختم ہو جائے گا، باطل کے خلاف اٹھنے والی آواز دب جائے گی۔ سو اہم اہل سنت و جماعت خوفزدہ ہو جائیں گے۔ لیکن انہیں کیا خبر تھی کہ ڈاکٹر صاحب شہادت کا جام نوش کرتے ہی امر ہو جائیں گے اور ہار گاہ خداوندی سے انہیں اتنی مقبولیت اور اعزاز نصیب ہوگا کہ زمانہ ان کی شہادت پر رشک کرے گا اور لوگ ڈاکٹر صاحب جیسی موت کے لئے دعائیں مانگیں گے۔

حقیقت بات یہی ہے کہ وہ جام شہادت نوش کر کے جو کام کر گئے شاید زندہ رہ کر بھی نہ کر سکتے ان کی شہادت نے حق و باطل کے درمیان واضح کھینچ دی۔ پاکستان بچانے والوں اور مٹانے والوں کے درمیان فرق کر دیا، نقاب پوش بھڑے ننگے ہو گئے، لباس خضر میں راہزن پہنچانے گئے، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی انتہائی کرنے والے قوم کے سامنے بے لباس ہو گئے۔ ان کے خلاف اٹھنے والی آوازوں میں مزید شدت، طاقت اور توانائی آگئی، عوام الناس، ریزہ می بان اور ٹھیلوں والے بھی یہ کہتے ہوئے سنائی اور دکھائی دیے کہ مفتی سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ جیسے درویش منش، متواضع، سادگی پسند، بے ضرر اور ہر دلعزیز عالم دین کو شہید کرنے والے کسی رعایت کے مستحق نہیں، شدت پسندوں اور دہشت گردوں کے حوالے سے کچھ نرم گوشہ رکھنے والے بعض حلقے بھی ان کی حمایت میں کچھ کہتے ہوئے شرماتے اور گھبرانے لگے۔ الغرض ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید نے اپنی جان دے کر اپنے مشن کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔

برتر از اندر سود و زیاں ہے زندگی

ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی

ڈاکٹر صاحب شہید ساری زندگی پر و توکل سے بے نیاز رہے قدرت نے دنیا سے جاتے ہوئے انہیں ایسا پر و توکل دیا جو شاید ہی کسی کے حصے میں آسکے۔

حکومت وقت اور افواج پاکستان کو چاہیے کہ مفتی نعیمی شہید نے تحفظ پاکستان کے جس کاز کے لئے ”آپریشن راہ راست“ کی حمایت کی وہ اس آپریشن کو منطقی انجام تک پہنچائے اور اس وقت تک

اپنی جان رکھا جائے جب تک کہ پاک سرزمین سے آخری تجزیہ کار اور دہشت گرد کا خاتمہ نہ ہو۔ اس مسئلہ میں ڈاکٹر صاحب شہید کے ہم خیال اور ہم فکر اداروں، تنظیموں اور شخصیات کا دل بہت سکون رکھتا ہے۔ تاکہ ملک و ملت کو مزید کسی نقصان سے بچایا جاسکے۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت اور ان کی سیکورٹی کے حوالے سے جو حلقے حکومت کو مورد الزام ٹھراتے ہیں وہ کسی حد تک اپنے موقف میں وزن رکھتے ہیں کیونکہ جب حکومت وقت کو معلوم تھا کہ ڈاکٹر صاحب کا دل اور خود کش حملوں کے خلاف جاری مہم میں ڈاکٹر صاحب پیش پیش ہیں اور وہ بین الاقوامی شہرت کی حامل ایک قدآور شخصیت ہیں تو پھر ان کی حفاظتی تدابیر میں دانستہ کوتاہی کیوں کی گئی۔ چنانچہ ہم جہاں ڈاکٹر صاحب پر دہشت گردوں کے حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں وہیں حکومت کی نگرانی و حفاظت کی بھی مذمت کرتے ہیں۔

آخر میں دعا ہے کہ خداوند قدوس ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے آخری درجات میں عریہ بلندیاں عطا فرمائے اور ان کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین۔ جس و ج سے کوئی عقل میں گیا وہ شان سلامت رہتی ہے یہ جان تو آتی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

(بقیہ محدث اعظم..... تاجدار مستند رئیس، امام فن حدیث)

آٹھ آٹھ دس دس گھنٹے پڑھاتے تھے۔

جملہ کتب احادیث پر آپ کے علمی تحقیقی حواشی و تعلیقات ایک نہایت خزانہ ہے جو خدمت اہلسنت و طریقت علامہ صاحبزادہ قاضی فضل رسول صاحب مدظلہ کی تحویل میں ہے۔ آج کل تو مزید و شاکر داپے بزرگوں کو سن مانے القابات خود دیتے ہیں مگر مکہ معظمہ سے ایک سوال کے جواب میں شہزادہ اعلیٰ حضرت امام الفقہاء شیخ العلماء مفتی اعظم علامہ مصطفیٰ رضا نوری بریلوی قدس سرہ اور متعدد اکابر علماء بریلی شریف اور اکابر علماء ہند نے آپ کے محدث اعظم پاکستان علی الاعلاقیہ ہونے پر ایک مدلل محققانہ فیصلہ اور فتویٰ رضوی دارالافتاء سے خود جاری فرمایا جس کی اصل آٹھ کاپیاں فقیر کے پاس محفوظ ہیں اور نقول رسالہ ماہنامہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ اور ماہنامہ پاسان الہ آباد نئی دہلی میں چھپوا چکا ہوں۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محدث اعظم تاجدار مسند تدریس، امام فن حدیث

تحریر: علامہ مفتی محمد حسن علی رضوی بریلوی میلی

آقائے نعمت امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الفضل مولانا محمد سرور احمد محدث بریلوی قدس سرہ العزیز جب شہزادہ اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام جیہ الکریم مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب قدس سرہ کے ہمراہ دیارِ علم و فضل شہر عشق و محبت لاہور سے بریلی شریف حاضر ہوئے تو ان کے تقویٰ و طہارت، اتباع سنت و شریعت اور ذوق تحصیل علوم کے جذبہ صادقہ اور ایک خاص روحانی تڑپ کو دیکھ کر آپ کے قابلِ فخر اساتذہ و بالخصوص سیدنا امام جیہ الاسلام بریلوی حضور مفتی اعظم عالم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب نوری بریلوی اور عالم اسلام کے جعفری صدر المدرسین صدر الصدور صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رضوی قدس سرہ نے آپ کی تعلیم تربیت اس بیخ پر فرمائی اور اپنی فراست و بصیرت اور باریک بین نظروں سے دیکھ لیا تھا کہ یہ طالب علم مستقبل میں دارالعلوم بریلی شریف کا صدر المدرسین اور شیخ الحدیث اور اپنے وقت کا استاذ الاساتذہ ہوگا۔ حضور سیدنا جیہ الاسلام قدس سرہ نے آپ اپنے دولت کدہ پر رکھا اور ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی حتیٰ کہ عید فطر اور بقرہ عید پر اپنے صاحبزادہ مفسر اعظم شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی علیہ الرحمۃ کے جیسے کپڑے بنوائے جاتے ویسے ہی حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے کپڑے بنوائے جاتے اور خود جیہ الاسلام قدس سرہ اور سیدنا مفتی اعظم قبلہ علیہ الرحمۃ آپ کو اپنے دولت کدہ پر پڑھاتے۔ دو سال بعد حضرت صدر الصدور صدر الشریعہ مولانا شاہ محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں جامعہ معینیہ عثمانیہ دارالخیر والقدس الجعفری شریف بھیج دیا وہاں حضرت صدر الشریعہ کے حلقہ درس میں سات سال زیر تعلیم رہے۔ حضرت صدر الشریعہ قدس سرہ دارالعلوم کے اوقات مقررہ کے علاوہ بھی پڑھاتے اور جو کتابیں اس وقت مدرسہ کے کورس اور نصاب تعلیم میں شامل تھیں ان کے علاوہ بھی قدیمی نایاب درسی کتب اور حواشی قدیمہ و جدیدہ بھی پڑھاتے۔ حضرت صدر الشریعہ فرماتے تھے کہ مجھ سے جنہوں نے صحیح معنی میں پڑھا وہ مولانا سرور احمد صاحب اور حافظ عبدالعزیز صاحب ہیں۔ اس جماعت جس میں حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ شامل تھے جب ان طلباء کا امتحان ہوا تو مولانا علامہ فضل حق رامپوری علیہ الرحمۃ نے امتحان لیا تو

حضرت محدث اعظم نے اپنی جماعت میں نمایاں و منفرد کامیابی حاصل کی اور سب سے زیادہ نمبر لئے حضرت مولانا فضل حق رامپوری نے اپنی رپورٹ میں تحریر فرمایا: ”جیسے طلباء یہاں (دارالعلوم الجعفری شریف) میں موجود ہیں پورے ہندوستان کے مدارس میں ایسے طلباء موجود نہیں۔“

اس جماعت کا ہر فرد صدر المدرسین و شیخ الحدیث ہوا۔ امتحانات کے بعد باقی طلباء تو اپنے اپنے گھروں کو گئے اور متعدد کو مبارک پورا اعظم گڑھ۔ الہ آباد۔ اور جون پور و بھٹی میرٹھ مقرر کیا گیا لیکن مرکز اہلسنت بریلی شریف کے مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام میں حضور محدث اعظم پاکستان کو پہلے سال ہی مدرس دوم اور ناظم تعلیمات مقرر کیا گیا۔ دو سال کے بعد صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کے منصب عظیم پر متعین و مقرر کیا گیا۔ ۱۳۵۶ھ میں آپ نے بریلی شریف کی مرکزی جامع مسجد بی بی جی صاحبہ میں دارالعلوم مظہر اسلام قائم کیا۔ اس دوران نہ صرف یو پی۔ سی پی۔ بہار بنگال، پنجاب، سندھ، سرحد، کشمیر، راجستھان، مارواڑ بلکہ افغانستان، نیپال، برما، مصر اور شام تک کے طالبانِ علوم دیہیہ اور تشنگانِ علوم حدیث نے آپ سے درس لیا اور شرف تلمذ حاصل کیا۔

اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی شان تدریس اور درس حدیث میں مہارت تامہ کو دیکھ کر دنیا کے اسلام کے نامور محدثین اور شیوخ وقت نے اپنے مریدین و متوسلین بلکہ اپنے صاحبزادگان کو تحصیل علوم دیہیہ و درس حدیث کے لئے آپ کی خدمت میں بھیجا۔

جیسے شہزادہ اعلیٰ حضرت جیہ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادگان مفسر اعظم علامہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں، حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب، برادرزادہ اعلیٰ حضرت فاضل اجل مولانا علامہ حسین رضا خان صاحب بریلوی جانشین مولانا علامہ حسن رضا بریلوی قدس سرہ نے اپنے صاحبزادہ صدر العلماء علامہ حسین رضا خان صاحب بریلوی کو، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمۃ نے حضرت مولانا محمد شریف صاحب نقشبندی کو، حضرت علامہ مولانا قطب الدین تھنگوی اور حضور امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ نے علامہ عبدالرشید رضوی تھنگوی کو، حضرت مخدوم پیر سید نور الحسن شاہ کیلیا نوالہ نے حافظ العلوم علامہ پیر سید محمد جلال الدین شاہ صاحب بھکھی شریف والوں کو، حضور صدر الشریعہ مولانا علامہ امجد علی صاحب اعظمی علیہ الرحمۃ نے علامہ مولانا عبدالصطفیٰ ازہری

اور مولانا علامہ عطاء المصطفیٰ اعظمی و علامہ شہداء اللہ محدث سنوی اور علامہ مفتی محبوب الاسلام سیم اعظمی کو مفسر اعظم علامہ جیلانی میاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے اپنے صاحبزادہ مولانا علامہ ریحان رضا خان صاحب بریلوی کو حافظ ملت علامہ حافظ عبدالعزیز بانی جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے مولانا حافظ محمد صدیق صاحب مراد آبادی کو، مناظر اسلام علامہ محمد عمر اچھروی نے اپنے صاحبزادے مولانا سلطان باہو صاحب اور مولانا عبدالنواب صاحب کو، حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ نے مفتی مختار احمد محمد میاں گجراتی کو، شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین صاحب علیہ الرحمۃ نے مولانا عزیز احمد صاحب مرحوم مولانا اشرف سیالوی کو، حضرت مخدوم پیر سید محمد مصوم شاہ صاحب نوری علیہ الرحمۃ نے اپنے صاحبزادہ مولانا مخدوم سید محمد حسن صاحب نوری کو، صدر الافاضل مولانا علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے متعدد طلباء کو حضرت پیر سید نور الحسن صاحب کیلیا نوالہ نے مولانا محمد سعید اور مولانا عبدالقادر صاحب مانگٹ کو مولانا علامہ محمد نقشبند صاحب کو، پیر محمد شفیع صاحب چوہہ شریف نے حضرت علامہ مفتی محمد ظفر علی صاحب نعمانی علیہ الرحمۃ نے حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب سکھروی کو، غزالی زماں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے مولانا علامہ محمد فیض احمد اویسی کو، اور مولانا قادر بخش حسین آبادی کو تحصیل علوم ودورہ حدیث کے لئے حضرت سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کی خدمت میں بھیجا۔ اسی طرح اور بہت سے اکابر علماء نے اپنے صاحبزادگان کو درس حدیث پاک کے لئے آپ کے حلقہ درس میں بھیجا تھا آپ کی شان تدریس اور خصوصاً درس حدیث کی ممتاز منفرد حیثیت کو دیکھ کر شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا مفتی اعظم عالم اسلام قدس سرہ نے فرمایا تھا:

”ذکی و محدث باکمال، متوکل سراپا برکت، فہیم عصر، مدرس بے مثال“

حاوی قروع و اصول، محقق معقول و منقول، عزیز اولیاء۔ ان تینوں جملوں سے تاریخ وصال

۱۳۸۲ھ تکلیفی ہے اور ایک جگہ فرماتے ہیں:

وہ	محدث	وہ	محقق	وہ	فقیہ
عالم	علم	ہدی	جاتا	رہا	
اس	زمانے	کا	محدث	بے	مثال
جس	کا	ثانی	ہی	نہ	تھا جاتا رہا

اُنھ گمیا دنیا سے استاذ شفیق

مائیہ لطف عطا جاتا رہا۔

حضور محدث اعظم ہند کچھ چھوی قدس سرہ نے فقیر کے نام ایک مکتوب میں فرمایا تھا ”آپ وہاں جامعہ رضویہ مظہر اسلام لاکھنؤ میں دورہ حدیث شریف پڑھیں یا پھر حزب الاحناف میں حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب کے پاس ان دونوں جگہوں پر دورہ حدیث کرائے والوں سے مجھے پوری واقفیت ہے۔“

حافظ ملت جلالتہ العلم علامہ حافظ عبدالعزیز صاحب بانی جامعہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

”حضرت موصوف ہر کمال کے جامع تھے علامہ زماں استاذ محترم حضرت صدر الشریعہ قبلہ کے صحیح جانشین تھے جامع معقول و منقول تھے بالخصوص عالم حدیث تھے اور عامل حدیث تھے۔“

(نوری کرن محدث اعظم ہند)

محبوب ملت غازی اہلسنت علامہ قاری محبوب علی خان بسینی علیہ الرحمۃ نے فقیر کے نام مکتوب میں یہ تاریخی جملہ فرمایا: ”آہ محدث لا جواب پاکستان“

نبیرہ غوث اعظم پیر سید طاہر علاء الدین گیلانی بغدادی فرماتے ہیں: ”انت عالمہ کبیر و شیعہ عظیم و محدث عظیم۔“ اپنے ایک عربی مکتوب میں فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے ”مولانا علامہ مولوی سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ علماء اہلسنت پاکستان میں سب سے بہترین تھے۔“

شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی فرماتے ہیں: ترجمہ عربی مکتوب ”میرے اس کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ شیخ معظم محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ یکتا و یگانہ تھے۔“

مفسر اعظم نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا جیلانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: بریلی کے ایک لعل بے بہا کولامپور میں درخشاں دیکھا جس کی آب و تاب سے پنجاب و پاکستان کو چمکتا ہوا پایا وہ عظیم الشان مجمع اہل حق اہلسنت کا دیکھا جس کی مثال اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف میں دیکھتا ہوں اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک میں نظر آتی ہے۔ علماء، فضلاء، مشائخ، عوام و خواص، مجاہدان رسول ﷺ فدائیان غوث اعظم رضی اللہ عنہ اس نائب اعلیٰ حضرت خلیفہ حضرت حجۃ الاسلام، شیخ ہدایت، فخر اہل بریلی، محدث بے مثال، فقیہ باکمال کے گرد اگر مجتمع

ہیں۔ کس شان کا ہے یہ جامعہ، اس جامعہ سے اس سال سولہ طلباء درجہ حدیث شریف سے فارغ ہو رہے ہیں۔“ (ملخصاً)

شیخ القرآن بحر العلوم علامہ عبدالغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اگر میں یہ کہوں کہ برصغیر میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ کے نائب اور صحیح جانشین حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ تھے تو بالکل بجا ہوگا آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق کام کیا قلیل مدت میں انقلاب برپا کر دیا۔ ہماری جماعت میں بزرگ اور بھی ہیں فاضل اور بھی ہیں محدث اور بھی ہیں مگر اس محدث اعظم کی شان ہی نرالی تھی یہ ایسا متناہس ہیں کہ طالب علم ان کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں۔“ (ملخصاً)

شیخ القرآن علامہ ہزاروی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: پرسوں رات مفتی احمد یار خان بدایونی سحری کے وقت میرے پاس آئے بے ساختہ ان کی چیخ نکل گئی اور فرمانے لگے ہم میں سے وہ اٹھ گیا جس کا بدل ہماری جماعت میں نہیں ہے، بارات کا دولہا غائب ہو گیا مجمع ہے مگر رونق نہیں، ایک بار ملتان شریف کے ایک جلسہ سے واپسی پر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اپنے صاحبزادہ مفتی افتخار احمد کے ہمراہ جامعہ رضویہ لائیکور حاضر ہوئے حضور محدث اعظم علیہ الرحمۃ دورہ حدیث شریف پڑھا رہے تھے حضرت مفتی صاحب خاموشی اور یکسوئی سے سنتے رہے۔ اسباق احادیث کے اختتام پر حضرت محدث اعظم نے مفتی صاحب سے معافہ و مصافحہ فرمایا اور کہا مفتی صاحب میں جب دارالحدیث میں ہوتا ہوں یوں محسوس کرتا ہوں جیسے بریلی شریف میں ہوں جب گھر جاتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ لائیکور میں ہوں۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان صاحب علیہ الرحمۃ نے عرض کیا حضرت میرا دل چاہتا ہے کہ میں دورہ حدیث شریف میں آپ کے حلقہ درس میں شامل ہو جاؤں۔ حضرت صاحب قبلہ نے فرمایا: نہیں آپ نہیں ان (اپنے صاحبزادہ صاحب) کو بھیجیں تو مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ نے اپنے صاحبزادہ مفتی محمد عقی نعیمی کو بھیجا۔“

غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ”آپ کو محدث اعظم پاکستان اس لئے کہا جاتا ہے آپ نے علم حدیث کی (تدریس) اشاعت میں بڑا کام کیا جس طرح حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ کے شاگردوں نے فقہ اور حدیث کی کتابیں لکھی ہیں مگر خود امام اعظم علیہ الرحمۃ نے

کتابیں نہیں لکھیں اسی طرح حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے شاگردوں نے بھی قابل قدر کام کیا اور کتابیں لکھیں علم حدیث میں آپ کو منفرد مقام حاصل تھا۔

حضرت ممدوح (محدث اعظم پاکستان) گفتی کے اُن اکابرین میں سے تھے جن کا وجود کشتی سعیت کے لئے ناخدا سمجھا جاتا ہے جن کے دم قدم سے مجلس سعیت سرسبز و شاداب ہے۔

ملک المدرسین استاذ الاساتذہ علامہ عطا محمد بند یا لوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”جیسے لفظ شیخ الحدیث وضع تو کلی معنی کے لئے کیا گیا ہے لیکن غلبہ کے طور قبلہ حضرت مولانا محمد سردار احمد صاحب کا علم ہو چکا ہے جب ہم لفظ شیخ الحدیث بولیں تو فوراً ذہن انہی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور غلبہ کے طور پر جزئی حقیقی اور مانع نکسر ہے۔“

علمی حیثیت سے شیخ الحدیث مرحوم کا جو پایہ تھا وہ کسی سے مخفی نہیں (مناظرہ سلاوالی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا) اس دوران جب کبھی علماء کے درمیان کسی مسئلہ پر بحث ہوتی شیخ الحدیث سب پر چمکے ہوئے ہوتے۔“ (ملخصاً)

استاذ العلماء مولانا علامہ فیض احمد اویسی چشتی صدر المدرسین جامعہ غوثیہ گولڑا شریف نے امام اہلسنت محدث اعظم علیہ الرحمۃ کے وصال پر ایک طویل المیہ قصیدہ عربی میں ارقام فرمایا جس کا مختصر اردو ترجمہ یہ ہے:

ایک عظیم حادثہ کے سبب زمین بھی روئی اور آسمان بھی، افسوس افسوس! وہ حادثہ یہ ہے کہ اہل علم کے آفتاب اور اہل فضل کے ماہتاب جو خطباء و ہر کے لئے زیب و زینت تھے ہمیں دنیائے عالم میں چھوڑ کر دربار بقا کو تشریف لے گئے اُن کا نام مبارک سردار احمد ہے وہ اہل کرم (اہل علم) کے سردار تھے۔ اہل علوم عقلیہ میں عظیم المرتبت استاذ تھے اور علوم نقلیہ میں موسلا دھار بارش۔ اے فیض احمد اُن کی تاریخ وصال میں یہ کہہ دے کہ ان مہضاً منماہ حلا۔ بے شک حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ہم سے کوچ فرما گئے۔“ (ملخصاً)

نائب اعلیٰ حضرت سیدنا محدث اعظم پاکستان کی درس حدیث شریف کی منفرد ایجازی شان کا اعجاز اس سے لگایا جاسکتا ہے آپ صرف ایک ماہ میں بخاری شریف کے چند خصوصی اسباق پڑھانے والے محدث نہ تھے بلکہ درجہ حدیث کی تمام کتابیں مکمل صحاح ستہ شریف اور مؤطا اور طحاوی کے علاوہ اہم تفاسیر اور فنون کی بعض اہم کتابیں خود پڑھاتے (بقیہ صفحہ نمبر 5 پر ملاحظہ فرمائیں)

مخدوم ملت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

کی علمی خدمات

از قلم: پروفیسر حافظ احمد بخش گوندل، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

علم انسانیت کا زیور اور عظمت آدم کا بنیادی سبب ہے۔ علم سے ہی قوموں کے وجود کو بقا نصیب ہوتی ہے اور علم ہی وہ قوت ہے جس کے سبب تخیل کا کائنات کا عمل وقوع پذیر ہوتا ہے۔ علم معرفت الہی کا قوی ترین محرک اور انسانی زیست کی کامرانیوں کا مضبوط ترین زینہ ہے۔ اللہ جل شانہ نے بھی قرآن کریم میں متعدد مقامات پر علم کی فضیلت کی طرف اشارات فرمائے ہیں اور نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعلیمات کا مرکز و محور بھی علم و حکمت ہی کی دولت لازوال ہے۔

تاریخ کے صفحات اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ جن قوموں نے علمی ترقی کو اپنا مطلع نظر بنایا وہ امور جہاں بانی میں ان قوموں سے سبقت لے گئیں جنہیں یہ نعت میسر نہ آ سکی۔

اسلامی دور کے اندلس کی حیران کن ترقی اور خلفائے بنو عباس کی حکومت کے زیریں کارناموں کے پس منظر میں علمی فتوحات ہی کا فرما تھیں یہاں اس حقیقت کا اظہار ضروری ہے کہ علم کی سرحدوں کا احاطہ کرنا ممکن نہیں اور دین اسلام کا طر امتیاز یہ ہے کہ اس نے جملہ علوم نافعہ کے حصول کے لئے اپنے پیروکاروں کو بار بار حکم دیا ہے۔

اپنی متذکرہ بالا گزارشات کی تائید کے لیے میں فیلسوف اسلام ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار کا سہارا لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا:

علم اشیاء علم الاسماء سے ہم کلیم وہم ید بیضا سے
اشیاء کی حقیقت تک رسائی کا علم جسے عہد حاضر میں علم طبیعیات کا نام دیا گیا ہے یہی وہ علم ہے جسے قرآن کریم نے ان الفاظ کے ساتھ بیان کیا ہے:

"وعلہم آدم الاسماء کلہا" اور یہ علم ایسی مہیب طاقت ہے جو انسان کو کلیم اللہ کا مرتبہ بخشی ہے اور اسے ایسا ہاتھ عطا کرتی ہے جس کے ذریعے وہ متعدد دانو کے امور سر انجام دیتا ہے۔ کلیم کے یہ پیشہ کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے سامنے اس کے دور کی کوئی بھی باطل قوت ٹھہر نہ سکے۔

نبی پاک ﷺ کی علم کے ساتھ محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ نے کہا:

سید کل صاحب ام الکتاب پردیما بر ضمیرش بے حجاب
گر چہ عین ذات را بے پردہ دید رب زدنی از زبان او چکید
آپ ﷺ پوری کائنات کے سردار ہیں اور آپ کو وہ کتاب دی گئی ہے جو جملہ کتب کی اصل ہے۔ یعنی اس میں علوم کے خزانے موجود ہیں۔ علم کی ترقی کا منتہائے کمال یہ ہے کہ انسان اشیاء کی معرفت سے آگے نکل کر اشیاء بنانے والی ذات تک رسائی حاصل کر لے۔ ہمارے نبی پاک ﷺ کی شان یہ ہے کہ آپ نے غیب کے سارے پردے چاک کرتے ہوئے شب معراج خود ذات خداوند کو بغیر پردہ کے دیکھا لیکن لذت علم ملاحظہ ہو پھر بھی زبان پر یہی کلمات رہے:

"مراب زدنی مراب زدنی" اے میرے رب میرے مشاہدہ علم میں اور اضافہ فرما۔ اے میرے رب! اور کرم فرما۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ قرون وسطیٰ میں مشرقی اقوام بالخصوص اسلامی مشرق نے علوم و فنون کی دنیا میں بے پناہ کارنامے سر انجام دیے ہیں جبکہ عہد حاضر کی سائنسی فتوحات میں ساری دنیا اقوام مغرب کی پانچ گزاری ہے لیکن چائنہ میں ایک بنیادی فرق نمایاں رہا ہے۔ اہل مغرب نے علمی، فنی اور تکنیکی کمالات کو بطور مال تجارت استعمال کر کے دوسری اقوام سے بے پناہ مادی فوائد حاصل کیے ہیں جبکہ اسلامی دنیا کے مسلم سلاطین نے علم و فن کو جلب زر کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ اسے پوری دنیا کی مشترکہ میراث خیال کرتے ہوئے یہ دولت مفت میں لٹائی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان کا طریقہ کار یہ رہا کہ اسلامی ممالک کے مدارس و جامعات کے نام قیمتی ترین جائیدادیں وقف کی گئیں اور ان اوقاف کے ذریعے علمی اداروں کے متعلقہ سارے اخراجات پورے کیے جاتے رہے۔ آج بھی جامع الازہر مصر کے اوقاف کے وسائل اس حقیقت پر شاہد عادل ہیں جب استعماری قوتوں نے اسلامی سلطنت کے بنیادی ڈھانچہ کو تاخت و تاراج کر کے اسے اپنی پسند کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کر دیا اور بالخصوص برصغیر میں تعلیمی حوالوں سے اپنی مخصوص پالیسیاں نافذ کیں تو ہمارے تعلیمی نظام کا تانا بانا یکسر بدل گیا۔ اسلام ممالک کے تعلیمی ادارے دو حصوں میں بٹ گئے۔ مغرب زدہ تعلیمی اداروں کو تقسیم سے پہلے بھی اور قیام پاکستان کے معاہدے سے حکومتی سرپرستی نصیب ہو گئی جبکہ دینی تعلیمات سے روشناس کرانے والے مدارس مکمل طور پر نظر انداز کر دیے گئے۔ آج کے دور میں معاشرہ کے جن افراد کو ہم بطور تفحیک مولوی اُمائد کو ذکور، مانگت یا کسی بھی دوسرے لفظ سے یاد کرتے ہیں یہی وہ بلند قامت

وبلند نظر ہتیاں تھیں جنہوں نے ہر قسم کی طعنہ زنی کو برداشت کرتے ہوئے اپنے اوپر بیٹا مرحومیاں مسلط کرتے ہوئے بلاکس و مستند لائبریری اقدار کو زندہ رکھا اور اسلامی تعلیمات کا پرچار کرتے رہے اذان گاہوں سے اللہ اور اس کے رسول کے ناموں کے صدائے دلنواز قضاؤں میں بلند کرتے رہے۔ نو مولود بچوں کے کانوں میں کلمہ طیبہ کی اس گھولتے رہے اور یہ ایسا ہے کہ اس کا انکار ممکن نہیں افراد کے صدقے آج ہمیں دین اسلام کی نعمت غیر مترقبہ میسر ہے۔ آج کی اس غیر معمولی مجلس کے تو سلسلے میں ان ساری ہستیوں کی خدمت میں اپنی عقیدتوں کا خراج پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس مشکل ترین راہ کا انتخاب کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کو دین کو زندہ رکھا۔

میرے محمود کرم مخدوم الملکت حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بھی اس سلسلہ الذہب کا ایک روزگار کردار ہیں۔ جامع مسجد خرمایاں کے چھوٹے سے مرکز سے اپنی علمی تحریک کا آغاز کرنے والی اس عظیم شخصیت نے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، ہر دوکاندار سے چندہ کی اپیل کی اور ہر صاحب حیثیت مسلمان سے درخواست کی کہ میں معاشرہ کے ایسے نوجوانوں کا کفیل ہوں جو فیس لینے والے اداروں میں تعلیم حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر کسی طرح وہ گنجائش نکال بھی لیں تو دینی تشخص کے حوالے ان کے مزاج اس طرف مائل ہی نہیں ہوتے۔ ان کی مخالفت بھی ہوئی انہیں مقدمہ بازی کے سرطلوں سے بھی گزرتا پڑا وہ ہر قسم کے طعنے بھی سہتے رہے لیکن رستہ کی کوئی بھی رکاوٹ انہیں منزل سے دور نہ کر سکی۔ بالآخر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کے حامل اہلسنت و جماعت کے تعلیمی حلقوں نے انہیں اپنا امام تسلیم کیا اور ان کے قائم کردہ جامعہ نظامیہ کو عظیم المدارس کی قیادت کا شرف حاصل ہوا۔ وہ تدریسی دنیا میں اس حد تک سخت جان تھے کہ ایک دن میں 20 اسباق پڑھانا ان کا معمول ٹھہرا اپنے شاگردوں سے ٹوٹ کر پیارا کرتے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کے بارے حد درجہ حریص تھے۔ حضرت مخدوم الملکت کے کردار کی خصوصیات میں سے ان کی تواضع، عجز و انکساری اور طبیعت کی ملائمت انفرادی حیثیت رکھتی ہیں۔ سچ یہ ہے کہ علمی دنیا میں بہت بڑے مقام کے حامل ہونے کے باوجود وہ مسکین طبیعت کے حامل اسلاف کی حسین ترین یادگار تھے۔

راقم الحروف کو عظیم المدارس کی ایک پالیسی ساز میٹنگ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ مسائل کے تجزیے کے دوران ہمارے بزرگوں میں سے کچھ دوستوں نے گفتگو کے عام انداز سے ہٹ کر جارہانہ طریقہ سے حضرت مخدوم الملکت کو مخاطب کیا لیکن میری حیرانگی کی حد نہ رہی کہ حضرت

قبلہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے انتہائی دہشتہ لہجے میں ان کے جوابات دیئے اور محفل کی تلخی کو اپنے حسن گفتار سے اعتدال کا رنگ عطا کر دیا۔ بہت سارے لوگ بڑے کاموں کا بیڑا اٹھاتے ہیں لیکن وہ ایسی منصوبہ بندی سے جاری رہتے ہیں جس کے سبب ان کے کارناموں کو دوام نصیب ہو اور ان کے منصوبوں میں تسلسل باقی رہے۔ اس حوالے سے حضرت مخدوم الملکت کا کردار نہ صرف قابل رشک بلکہ لائق تقلید ہے کہ آپ نے اپنی حیات مستعار میں اپنی تہی اور روحانی اولاد کو اس انداز سے تیار کیا کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کا ادارہ کسی بھی باطل اضطراب کا شکار نہیں ہوا۔ تعلیمی نظامی اور مالی معاملات کی ذمہ داریاں آپ نے اپنی زندگی میں ہی ایسے قابل ترین افراد کے سپرد کر دی تھیں جو بحمدہ تعالیٰ سارے امور کو بہتر انداز میں چلا رہے ہیں۔

ایک اچھے ماہر تعلیم کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ مستقبل کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کرتا۔ حضرت مخدوم الملکت اس میدان میں بھی کامیاب ترین نظر آتے ہیں۔ جب جامعہ نظامیہ کی طرف طلباء کی کثیر تعداد رجوع کرنے لگی تو لاہور کے ادارہ کے دامن کو تنگ پا کر آپ نے شیخوپورہ میں نئی جگہ خرید کر ادارہ کو علاقائی وسعتوں کی شاہراہ پر گامزن کر دیا۔

آخر میں حضرت مخدوم الملکت کے جملہ صاحبزادگان اور آپ کے شاگردان رشید سے میری گزارش ہے کہ اہلسنت والجماعت کے افراد کو بے شمار چیلنجز کا سامنا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو مختلف اکیڈمیاں، سکولز، تنظیمات اور جماعتیں طرح طرح کے لالچ و دیکر ان کے اصل نظریات سے برگشتہ کرنے کی منصوبہ بندی میں مصروف ہیں۔ آپ اپنی دور بین نگاہوں اور مثبت سوچ کے حامل و ماغوں کے ذریعے اپنی اس عظیم مادر علمی کو ایسے شعبہ ہائے تعلیم سے آراستہ کریں جن میں نہ صرف مخصوص مذہبی تشخص کے حامل افراد تعلیم حاصل کریں بلکہ عہد حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید شعبوں میں کام کرنے والے افراد پر بھی آپ کی چھاپ موجود ہو۔ یہ کام چنداں مشکل نہیں۔ صرف آپ کی توجہ درکار ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت قبلہ مفتی صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے علمی مشن کو تاقیام قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہید پاکستان حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ عصر حاضر کا بے مثل مفکر اور لاثانی مبلغ اسلام

تحریر: شیخ الحدیث مفتی محمد صدیق ہزاروی

دنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو سب کی آنکھوں کا تارا ہو، اگر کوئی شخص ایسا ہے تو اسے اخلاص کی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ ہر ایک کو خوش رکھنے والا حق کو کبھی نہیں ہو سکتا۔ ایسا کرنے والا یقیناً شاہراہ منافقت پر گامزن ہے۔

ہمارے معروض حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ کی ظاہری حیات میں یقیناً ان سے اتفاق کرنے والے بھی تھے اور اختلاف کرنے والے بھی، لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ ایک کھرے، سچے اور سچے انسان تھے۔ مخالفت بھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتے اور موافقت بھی سرعام کرتے تھے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کا یہ طرہ امتیاز تھا جو حق کوئی کے بے شمار دعویٰ داروں سے ان کو ممتاز کرتا ہے۔

راقم (محمد صدیق ہزاروی) کو بے شمار مواقع پر ان کی رفاقت حاصل رہی۔ سفر میں بھی اور حضر میں بھی، ان مواقع پر ان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، ان کی رفاقت بے مثال، ان کی سادگی حدیم المثال اور ان کی تواضع لاثانی تھی۔

راقم نے ان کے ساتھ اسلام آباد کی طرف کئی علمی اور تنظیمی پروگراموں کے لیے سفر کیا۔ دارالعلوم غوثیہ بھیرہ شریف میں سلور جوبلی میں شرکت کے بعد واپسی کا سفر اکٹھا کیا۔ مظفر آباد میں تنظیم المدارس کے کنونشن میں شرکت کے لیے لاہور سے ان کی رفاقت میں سفر کیا۔

لاہور میں تنظیم المدارس کے علاوہ دیگر کئی فکری، علمی، ادبی تنظیموں کے پروگراموں میں ہم اکٹھے ہوئے۔ سفر کے دوران جہاں چائے وغیرہ کے لیے پڑاؤ ہوتا تو وہ خود ہوٹل کے کاؤنٹر پر تشریف لے جاتے اور خود اپنے ہاتھوں سے کھانے پینے کی اشیاء اور چائے اٹھا کر لاتے۔

بھیرہ سے واپسی پر حضرت علامہ صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ صاحب کی گاڑی پر ہم اکٹھے لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک پٹرول پمپ پر غالب نماز کے لیے رُکے اور اس کے بعد وہاں بیٹھ گئے تو دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب، مونگ پھلی اور چائے لئے آرہے ہیں۔

عام حالات میں یہ بات معمولی سمجھی جاتی ہے لیکن جب ایک عظیم المرتبت علمی شخصیت کا لخت جگر اور خود قدیم و جدید علوم کا حسین امتزاج شخص ہو تو یقیناً آج کی دنیا میں اس کا یہ انداز تعجب خیز ہوتا ہے۔

راقم کے ساتھ حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ کا قلبی لگاؤ تھا۔ اگرچہ میں اپنی مصروفیات اور طبیعت کی وجہ سے اعتدال کی راہ پر ہی چلتا رہا، نہ زیادہ قریب رہا اور نہ دور لیکن آپ مجھ پر بھرپور اعتماد کرتے تھے اور جب مختلف مکاتب فکر کی یکجہتی کے حوالے سے مشترکہ پروگرام ہوتا تو وہ راقم الحروف کو دعوت دیتے اور راقم ان کے سامنے انکار کی مجال نہ رکھتا۔

ملی مجلس شرعی کے قیام کے وقت انہوں نے دعوت دی۔ راقم حاضر ہو گیا بلکہ یہ نام راقم کی تجویز پر ہی لیکن بعد میں عرض کیا کہ اس وقت آپ اکیلے تھے میں حاضر ہو گیا۔ میں اپنے مزاج کے مطابق ان مشترکہ پروگراموں سے دور رہنا پسند کرتا ہوں اور اس سلسلے میں آپ کے ساتھی حضرت مولانا مفتی محمد خان قادری چونکہ اس وقت عمرہ کے لیے گئے ہوئے تھے اور میرے لیے آپ کے ساتھ اہلسنت کی نمائندگی ضروری تھی، حاضر ہو گیا، اب مفتی صاحب تشریف لے آئے ہیں لہذا اب میری ضرورت نہیں ہے۔ لاہور میں جب کسی پروگرام میں اکٹھے ہوتے تو ڈاکٹر صاحب اس فقیر کو اپنے موٹر سائیکل پر گھرنے تک چھوڑنے تشریف لاتے۔

بعض اوقات راقم پر کچھ آزمائش کا دور آیا تو ڈاکٹر صاحب نے ایسے وقت میں بہت زیادہ حوصلہ افزائی فرمائی۔ جب راقم کو اسلامی نظریاتی کونسل کا ممبر نامزد کیا گیا تو ڈاکٹر صاحب نے اخبار میں خبر پڑھتے ہی فوراً فون پر مبارکباد پیش کی۔ بعض حوادث ڈاکٹر صاحب کے لیے پریشان کن ہوتے تو آپ راقم سے ضرور تذکرہ کرتے، اس ضمن میں اس بات کو منظر عام پر لانا بہت ضروری ہے کہ آپ جامعہ نظامیہ رضویہ اور جامعہ نعیمیہ (ان دونوں عظیم علمی مراکز) کے درمیان یکا گت، اتحاد، اتفاق اور اعتماد کے خواہاں تھے۔

شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی رحمہ اللہ کا دوسرا عظیم وصف حق گوئی تھا اور آپ حق بات کے لیے بڑے سے بڑے خطرہ کی پرواہ نہ کرتے تھے اور کوئی لالچ آپ کو راجح سے ہٹانہ سکی۔

چند سال قبل جب امریکہ اور اس کے حواریوں کے اشارے پر مدارس دینیہ کے خلاف لہر مٹا دی گئی تو جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کے مدارس کا بہت بڑا کنونشن ہوا، جس میں قاضی حسین احمد، حافظ حسین احمد، ساجد نقوی، سمیع الحق وغیرہ ہر جماعت کی قیادت

جمع تھی، اس موقع پر اہل سنت و جماعت کی نمائندگی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نقی رحمہ اللہ، حضرت علامہ سید ضیاء الحق شاہ صاحب اور راقم نے کی اور خطابات بھی کئے لیکن اس وقت سب سے زیادہ پر جوش خطاب جناب ڈاکٹر صاحب کا ہوا جسے تمام مکاتب فکر کے علماء نے تسلیم کیا۔ سابق صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کی روشن خیالی کے خلاف وہ ہمیشہ سینہ سپر رہے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نقی رحمہ اللہ کا ایک طرہ امتیاز یہ بھی تھا کہ آپ کے دل میں دین اسلام کے فروغ کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور اس سلسلے میں آپ قیادت کا فریضہ انجام دیتے تھے۔ اہلسنت و جماعت کی تمام مذہبی، سیاسی تنظیموں کے لیے آپ نے جامعہ نعیمیہ کے دروازے کھلے رکھے ہوئے تھے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی سنی عالم دوسرے مکاتب فکر کے ہاں جاتا ہے، ان کے ساتھ اشتراک عمل کرتا ہے تو اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن جناب ڈاکٹر صاحب ان معدودے چند علماء میں سے تھے کہ وہ منصورہ سے لے کر اشرفیہ تک تشریف لے جاتے لیکن اپنے مسلک سے ان کی وابستگی میں سرمو بھی فرق نہ آیا۔

گذشتہ دنوں راقم کسی کام کے سلسلے میں تنظیم المدائن کے دفتر میں حاضر ہوا تو حضرت ڈاکٹر صاحب سے ملاقات ہوئی، وہ دفتری عملہ سے فرما رہے تھے کہ "ڈرائیور کو فوراً بلاؤ" اس وقت آپ بہت جلدی میں تھے فرمانے لگے، نوائے وقت کے چیف ایگزیکٹو نظامی کی المیہ کے سوئم میں شرکت کرنا ہے اور ہم اجتماعی طور پر اور جلد از جلد جانا چاہتے ہیں کیونکہ اے ونڈی مولوی جمیل اور اس قماش کے لوگ ایسے موقعوں پر فوراً پہنچ جاتے ہیں اور یوں وہ محافل کو کیش کر کے اہلسنت و جماعت کے لوگوں کو اپنے ہمنوا بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فوراً وہاں پہنچنا ضروری ہے۔

اختصار کے پیش نظر یہ چند سطور تحریر کر دی ہیں درندہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی شخصیت پر بہت کچھ لکھا جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نقی رحمہ اللہ (شہید پاکستان) سادہ منش، عاجزی کا پیکر، نمود و نمائش سے کوسوں دور رہنے والے، اپنی ذات کی بجائے دین کو فروغ دینے کا جذبہ رکھنے والے، تکبر و غرور کی لعنت سے مبرا اور اس کے علاوہ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔

ادیب ملت، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ کے وصال پر مفسر

قرآن حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب (بقیہ صفحہ نمبر ۲۲ پر)

سرفرازی ہو گئی حاصل تمہیں داریں کی

تحریر: علامہ محمد منشا تابش قصوری

دہشت گردی کا فتنہ نیا نہیں، اس کی تاریخ بڑی طویل اور بھیا تک ہے، اسلام کے ظہور ہوتے ہی اس نے سر اٹھایا اور پھر بڑھتا ہی چلا گیا۔ محسن اعظم، سید عالم، نبی مکرم، رسول معظم جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے جانشین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے دوچار ہوئے، مشرکین مکہ کے ساتھ ساتھ یہودی، عیسائی اور مجوسی پیش پیش رہے۔ اسی قماش کے لوگ منافقت کے لباس میں اسلام کا نام استعمال کرنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی میں ایک ایک کا نام لے کر فرمایا: قدھ فلان فآخرج فانك منافق

"کھڑا ہو فلاں، نکل جا مسجد سے بیشک تو منافق ہے۔"

علماء بیان کرتے ہیں کہ ان (دہشت گردوں) منافقین کی تعداد ساڑھے تین سو تک پہنچ چکی تھی۔ جنہیں خیر صادق نبی مکرم ﷺ نے اپنی مسجد سے بیک وقت نکال کر طشت ازبام فرمایا۔ جس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم محفوظ ہو گئے۔

وقت گزرتا گیا، یہاں تک کہ امیر المؤمنین خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں فتوحات اسلامیہ کا سلسلہ بڑی برق رفتاری سے چلا اور اسلام حجاز مقدس کو سراب کرتا ہوا عراق، ایران، ہند، سندھ اور چین کی سرحدوں تک جا پہنچا اور دہشت گردوں نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا منصوبہ مرتب کیا اور اس سازش کو بروئے عمل لانے کے لیے آپ ہی کے ایک غلام ابولولو فیروز مجوسی کو آدھ کر لیا۔ چنانچہ حسب معمول آپ مسجد نبوی ﷺ میں مصطفیٰ امامت پر نماز فجر کی ادائیگی کے لیے قیام فرما ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اطمینان و سکون سے اقتداء فرمائی۔ جب آپ رکوع کے بعد اللہ تعالیٰ جل و علی کے حضور سرسجود ہوئے تو ابولولو فیروز مجوسی دہشت گرد نے آپ پر خنجر چلا دیا۔ اور اس نے بھاگنے کی ناکام کوشش کی۔ جب اس نے محسوس کیا کہ پکڑا جاؤں گا تو اس نے اپنے سینے میں اپنا ہی خنجر گھونپ کر خودکشی کر لی اور جہنم کا بندھن بن گیا۔ تاریخ اسلام میں یہ پہلا خودکش دہشت گرد تھا جس نے مسجد نبوی کی حرمت کو پامال کر کے مساجد و مدارس میں ہونے والی دہشت گردی کی بنیاد رکھی۔

وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ خلیفہ ثالث امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ طیبہ میں ان کے گھرانہ سہا یہودی دہشت گرد کی سازش سے قرآن کریم کی تلاوت کے دوران شہید کر دیا گیا۔ تاریخ نے ان دہشت گردوں کو بلوائیوں کا نام دیا ہے۔

یوں ہی اسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے، کوفہ کی جامع مسجد میں نماز فجر کی سنتیں ادا فرماتے ہوئے عبدالرحمن ابن ملجم یہودی کی تلوار سے گھائل ہو کر جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ دہشت گرد، منافقت کا لبادہ اوڑھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ایک لشکری بن چکا تھا۔

ذرا تصور کیجئے تین خلفائے رسول رضی اللہ عنہم کا یکے بعد دیگرے اپنے اپنے دور خلافت میں دہشت گردی کا نشانہ بننا کوئی معمولی بات نہیں، دیکھنا یہ ہے کہ ان لوگوں نے ایسی قبیح کاروائیاں کیوں کیں؟ ظاہر ہے ان کا مطمح نظر اسلام کو مٹانا تھا، تو کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ وہ ہمیشہ ناکام رہے اور ان کے برعکس شہدائے اسلام کے خون نے اسلام کی مانگ میں رنگ بھر دیا اور اس کے انوار و تجلیات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

دہشت گردی کا نشانہ بننے والے اسلام کے عظیم ترین اشخاص کو اگر زبرد قلم لایا جائے تو کئی دفتر تیار ہو سکتے ہیں۔ مگر راقم ان تمام شہداء کرام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عصر حاضر میں ملت اسلامیہ کی نامور علمی شخصیت حضرت علامہ الحاج الحافظ القاری ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز احمد نعیمی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضری دیتا ہے۔ جو ۱۲ جون ۲۰۰۹ء ۱۸ جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بروز جمعہ المبارک کو ایک بدقماش دہشت گرد کا نشانہ بنے اور جہاں بھر کو روتا چھوڑ گئے۔ ان کی شہادت کی خبر پوری دنیا میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ شہروں کے شہران کے سوگ میں بند ہو گئے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب شہید کے ساتھ ان کے چار ارشد تلامذہ نے بھی حق تلخا ادا کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا۔ (ان اللہ وانا الیہ راجعون)

عبادت اور شہادت:

گو شہادت خود عبادت ہے مگر جب عبادت پر شہادت کا لباس سج جائے تو اس شہید کی رفعت و عظمت کے کیا کہنے۔ ممدوح پاکستان، ممدوم عالم اسلام، حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کو جب شہادت کا منصب نصیب ہوا۔ اس وقت آپ خطبہ و نماز جمعہ ایسی بلند تر عبادت کا فریضہ سرانجام

دیتے ہوئے اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں کبھی اپنے وقت کی عظیم علمی و روحانی ہستی، آپ کے والد ماجد مفتی اعظم استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ جلوہ افروز ہوا کرتے تھے۔ باوجودیکہ وہ علوم و فنون کے بحر بیکراں تھے مگر اسوۂ حسنان کی فطرت و ثانیہ بن چکی تھی، درویشی، عاجزی، انکساری ان پر نازاں تھی۔ جامعہ نعیمیہ کی ایک ایک اینٹ ان کی عظمت پر شاہد و ناظر ہے۔ بیچنہ حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید علیہ الرحمۃ بھی اپنے والد ماجد کے کمالات، جلیلہ، خصائل و خصائص حمیدہ کا پیکر جمیل تھے، آگے بڑھنے سے پہلے ذرا عبادت و شہادت سے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں، ان کی ہلکی سی جھلکی ملاحظہ فرمائیے:

عبادت ہے شجر لیکن شہادت ہے ثمر اس کا
عبادت ہے دُعا لیکن شہادت ہے اثر اس کا
عبادت ہے شب بے چین دل کو چین دیتی ہے
شہادت چین لے کر عظمت دارین دیتی ہے
عبادت کی حقیقت ہے محبت میں فنا ہونا
شہادت کی حقیقت ہے فنا ہو کر بجا ہونا

اس دور میں اگر ان اشعار کا کسی کو مصداق گردانا جاسکتا ہے تو بلاشبہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی شہید علیہ الرحمۃ کی ذات ستودہ صفات کو سمجھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔

عجیب بات ہے کہ دہشت گرد نے آپ کو سلام کیا، آپ نے جواباً سلام فرمایا۔ پھر محافقہ کرتے ہوئے آپ نے جنت کی راہ اختیار فرمائی اور دہشت گرد جہنم کا بندھن بن گیا۔

حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کی علمی، تدریسی، تحریری، تبلیغی، ملکی، ملتی، قومی اور مسلکی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے۔ مرحوم، سچے، سچے، خفی، سخی، بریلوی، نعیمی ہونے کے باوجود وسیع قلب اور کشادہ ذہن کے مالک تھے۔ علم و عمل کا پیکر جمیل تھے۔ تصنیع و بناوت اور خوشامد کا ان میں نام و نشان تک نہ تھا۔ وہ سچے عاشق رسول اور محب غوث اعظم تھے۔ وہ ہر محفل کی جان اور پیمان تھے۔ استحکام پاکستان کے لیے موصوف کی جدوجہد مثالی تھی۔ اور اپنے اسی مشن کی تکمیل کی تک وہ دو میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں سرخرو ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کی شہادت نے جہاں بھر کو زلایا، یگانے، اپنے، پرانے کبھی روئے،

پاکستان، روایہ ہندوستان، روایہ عرب، شام، اردن، عراق، ایران، روایہ مسلم روئے، غیر مسلم روئے، آخراں میں کیا بات تھی؟ کیا خوبی تھی؟

عرش پہ دھوئیں مجھیں وہ مؤمن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

راقم السطور سے بیرونی ممالک کے متعدد علماء کرام نے فون پر حضرت ڈاکٹر صاحب شہید کی اچانک شہادت پر تعزیت کی اور کہا کہ ہمارے جذبات علامہ راغب نعیمی صاحب تک پہنچا دیں۔ خصوصاً بولٹن برطانیہ سے علامہ محمد ایوب اشرفی صاحب مدظلہ جو حضرت صدر العلماء علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی اشرفی علیہ الرحمۃ کے داماد اور تلمیذ رشید ہیں۔ وہ فوجی جذبات سے انتہائی دکھ، درد کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ میرے پاس الفاظ نہیں جن سے حضرت کی خدمت میں کماحقہ نذرانہ پیش کر سکوں۔ بہر حال رضائے مولیٰ از ہمہ اولیٰ

منافقین، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا جو ایجنڈا دہشت گردی کی صورت میں پورا کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں، ان شاء اللہ العزیز ناکام ہوں گے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی شہادت کو عالم اسلام، پاکستان، سنیت، مدارس اور جامعہ نعیمیہ کے استحکام کا باعث بنائے۔ حضرت علامہ راغب نعیمی صاحب اور دیگر تمام جسمانی و روحانی پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا کرے اور حضرت ڈاکٹر صاحب علیہ الرحمۃ کو جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے۔ آمین ثم آمین

بقیہ عمر حاضر کا بے مثل مفکر اور لائانی مبلغ اسلام

مرکزی ناظم اعلیٰ جامعہ السنۃ نے حضرت شرف صاحب کے لیے ایک جملہ لکھا تھا جو نہایت مناسب اور نفی برحق ہے۔ راقم وہی جملہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے حق میں کہنا چاہتا ہے کہ وہ "دور حاضر کا قدیم انسان" تھے۔

واقعی یادگار اسلاف تھے، بناوٹ اور دورگی سے بہت دور فرشتہ صفت انسان تھے۔ وہ ایک سورج تھے جو بظاہر ڈوب گیا، وہ بدر منیر تھے جو آنکھوں سے اوجھل ہو گیا، وہ مشعل راہ تھے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کے کردار، جہد مسلسل اور عمل بہم کو شعر راہ بنایا جائے۔

کیا مفتی سرفراز احمد نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا لہو بھی!

از قلم: عرفان صدیقی

وہ جمعۃ المبارک کا دن تھا اور مسجد نبوی ﷺ کے دالان ہجوم عاشقان سے چھلک رہے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد جب میں ایک گوشے میں بیٹھا روضۂ رسول اور کبھی عاشقان رسول ﷺ کی طرف دیکھ رہا تھا تو طرح طرح کے خیالات قلب و ذہن میں پھلنے لگے تھے۔ مجھے اصحاب صفہ یاد آ گئے تھے جو بارگاہ رسالت سے کسب فیض کے لیے جانے کہاں کہاں سے یہاں آئے تھے۔ انہیں حضور ﷺ سے اور حضور ﷺ کو ان سے کیسی محبت تھی کہ داستانیں چھوڑ گئی۔ ان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ فرماتے ہیں: "میں نے ۱۷۰ ایسے افراد کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک نہیں آتے تھے جب نماز پڑھتے تھے اور رکوع میں جاتے تھے تو کپڑوں کو اپنے ہاتھوں سے سیٹھ لیتے تھے کہ پردہ درہی نہ ہو۔ ایک دوسرے سے یوں جڑل کر بیٹھتے تھے کہ ایک کے ذریعے دوسرے کی پردہ پوشی ہوتی رہے۔ کئی بھوک اور ضعف سے دوران نماز گر جاتے۔ ایک دن حضور ﷺ سے عرض کیا: "کچھ کھانے کو نہیں ملتا، کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا دیے ہیں۔" حضور ﷺ نے خاموشی اختیار کی لیکن دل ہی دل میں کہا: "تمہیں کیا خبر، ایک یادو مہینے سے رسول ﷺ کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا۔ صرف پانی اور کھجور پر بسر ہے۔" پھر مجھے اپنے ہاں کے دارثانی منبر و محراب، واعقوان خوش کلام، صاحبان چہ و دستار اور سفیران دعوت و ارشاد کا خیال آیا جو دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور جن کا کز و فر بڑے بڑے الملک دولت و حشمت کو شرماتا ہے۔ جمعہ کے وقت ہجوم بے کراں سمندر بن چکا تھا، بعد مشکل میٹھیاں چڑھ کر بالائی منزل کے برآمدے تک پہنچ پائے۔ امام مسجد نبوی خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ مجھے اپنے فون پر ایک پیغام موصول ہوا کہ: "لاہور میں ہم دھماکہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید ہو گئے۔"

میرے دل میں درد کی ایک لہری اٹھی اور آپ ہی آپ آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ نماز تمام ہوئی، میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، اللہ اس پاکباز شہید کے درجات بلند فرما، اسے اس مقام بلند سے نواز جو سچے عاشقان رسول ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔ اسے دربار رسالت ﷺ کے خادمان میں شمار فرما۔ مغرب کے بعد میں نے روضۂ رسول ﷺ پر حاضری دی اور شہید

کی روح کا سلام پہنچایا۔ جالیوں سے آتی ٹھنڈی معطر ہوا کے ایک جھونکے نے کہا:
"وہ ہمارے حلقہ نور میں پہنچ چکا ہے۔"

علامہ کے قتل کا سلسلہ ایک مدت سے جاری ہے۔ ہر مسلک اور ہر مکتب فکر اپنے شہداء کی فہرست رکھتا ہے لیکن سرفراز فیسی تو ایک صلح کل شخص تھا۔ میں نے کبھی اس کی زبان سے کوئی تلخ جملہ، کوئی تند و تیز لفظ اور کوئی تاثر اشدہ تبصرہ نہیں سنا۔ ایک خاص مسلک کا ترجمان اور سرکردہ نمائندہ ہونے کے باوجود اس کی گفتگو میں دوسروں کے لیے ملامت اور نرمی تھی۔ وہ دینی تعلیم کے علاوہ جدید دنیوی تعلیم سے بھی آراستہ تھے۔ حافظ قرآن ہونے کے ناطے ان کا سینہ انوار کا خزانہ تھا۔ وہ توپ، تلوار، بندوق اور کلاشکوف جیسی چیزوں سے نا آشنا تھا۔ وکالت کی ڈگری بھی لے رکھی تھی اور دیلیل پر یقین رکھتا تھا۔ اس کے لہجے میں عالمانہ تفاخر کی رت تک نہ تھی، وہ گمن گرج کا آدمی تھا ہی نہیں، سوان کی بارشوں کے غروش کے بجائے وہ دسمبر کی رم جھم جیسا تھا جو پھوار کی طرح برقی اور دلوں کو نہال کر جاتی ہے۔

مجھے دوبار جامعہ نعیمیہ کی تقریبات میں جانے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر صاحب سے کئی ملاقاتیں رہیں۔ کم از کم تین بار وہ میرے گھر تشریف لائے، وہ جب بھی کسی تقریب کے لیے بلا تے تو پہلے ٹیلی فون کرتے پھر باضابطہ دعوت نامہ بھجواتے اور پھر خود تشریف لاتے۔ میں ہر بار کہتا کہ ڈاکٹر صاحب فون ہو گیا، دعوت نامہ آ گیا، اب آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں لیکن وہ لطافت میں ڈوبا ایک ہی جملہ فرمایا کرتے: "اس بہانے آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے گا۔"

میں نے کبھی انہیں چمکتی وکتی عالی نسب گاڑی پر نہیں دیکھا۔ ہمیشہ ہی پرانے ماڈل کی چھوٹی سی گاڑی پر ہوتے جو کئی کئی ہچکیاں لینے کے بعد اسٹارٹ ہوتی تھی۔ ہمارے جید علماء کرام میں سے شاید ہی کوئی ایسی گاڑی میں بیٹھنے کی خجالت برداشت کرے۔ انہوں نے موٹر سائیکل رکھا ہوا تھا۔ میں نے خود ایک بار انہیں موٹر سائیکل پر سوار دیکھا۔ وہ ان خرفشوں سے بے نیاز تھے، ان کے لباس میں بھی کوئی فقیرانہ سادگی تھی۔ نہ جبہ، نہ عمامہ، نہ کلاہ، نہ دستارہ کوئی واقف نہ ہو تو قیاس نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ مولانا ڈاکٹر سرفراز حسین فیسی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں بڑے باپوں کی اولاد چھوٹی اور ہلکی نکلی لیکن مولانا محمد حسین فیسی کی روح آسودہ ہوگی کہ ان کا بیٹا سرفراز شہادت کے منصب عظمیٰ پر فائز ہو کر انہیں بھی سرفراز کر گیا

ڈاکٹر سرفراز فیسی محنت اور مشقت کرنے والے شخص تھے۔ انہوں نے بھرپور ریاضت سے نہ صرف اپنے عظیم والد کی علمی وراثت کو سنبھالا بلکہ اس میں گراں قدر اضافہ بھی کیا۔ ایک بار انہوں نے مجھے جامعہ کا تفصیلی دورہ بھی کرایا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی تھی کہ اس عظیم کام کے لیے ڈاکٹر صاحب وقت کہاں سے نکالنے اور وسائل کیسے فراہم کرتے تھے۔

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران علامہ اقبال کا ایک شعر مسلسل میرے ساتھ ساتھ رہا۔ کبھی خیال میں، کبھی ہونٹوں پر

تو اے مولائے یثرب آپ میری چارہ سازی کر

میری دانش ہے افترنگی، میرا ایمان ہے زقاری

بلاشبہ ہماری سوچ مغرب زدہ ہے اور ہمارا ایمان شرک و بت پرستی میں لت پت ہے۔ ایسے میں صرف حضور ﷺ کی نگاہ کریم ہی دلوں کی دیباچہ دل سکتی اور سوچ کو روشنی عطا کر سکتی ہے۔ مولائے یثرب کی چارہ سازی کے بغیر نہ علم کسی کام کا نہ حکمت و دانش سے کچھ حاصل۔ ڈاکٹر سرفراز فیسی یقیناً مولائے یثرب کے دامانی رحمت کے سائے تلے تھے۔ عشق رسول ﷺ ان کا سب سے بڑا سرمایہ تھا۔ رسالت مآب ﷺ کے خاکوں کا مسئلہ اٹھا تو سرفراز فیسی، احتجاج کے سب سے بڑے پرچم بردار تھے۔ انہیں قید بند سے بھی گزرنا پڑا لیکن ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ نواز شریف کے خاندان سے تعلق کے باعث انہیں مشرف حکومت کی طرف سے دباؤ کا بھی نشانہ بننا پڑا۔ وہ سرکار دربار کے آدمی نہیں تھے۔ چاہتے تو میاں صاحب سے کلٹ مانگ کر قومی اسمبلی یا سینٹ میں پہنچ جاتے لیکن کبھی اس کی آرزو نہ کی۔ جامعہ نعیمیہ کی دیکھ بھال اور اس کا فروغ، ان کی بڑی ترجیح رہی۔ اتحاد دین المسلمین کے لیے وہ ہمیشہ سرگرم رہے۔ اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے فورم سے بھی گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ نفرتوں کے کاروبار سے نا آشنا تھے۔ ان کی زندگی کے آخری ایام سے اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے بہت دور سے ان کا محبوب انہیں بلارہا تھا اور انہیں اپنے لبوں میں نہا کر قبائے شہادت پہننے کی جلدی تھی۔

بیت اللہ کا ایک طواف ڈاکٹر سرفراز فیسی کی روح پاک کی نذر کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے سامنے آپ زمزم پیتے ہوئے میں سوچ رہا تھا:

"کیا اس مرد درویش کا لبو بھی رہنمائی پاکستان کا عازہ نہیں بن سکے گا؟؟؟"

مفتی محمد سرفراز نعیمی کی شہادت۔۔۔

پاکستان میں فرقہ واریت پھیلانے کی نئی سازش

تحریر: محمد انیس الرحمن

علامہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی کے بارے میں عربی کی یہ مثال صادق آتی ہے کہ "موت العالم موت العالم" یعنی ایک عالم کی موت درحقیقت ایک دنیا کی موت ہوتی ہے۔ سرفراز نعیمی صاحب نہ صرف ایک عالم بے بدل تھے بلکہ انہوں نے تمام عمر ایک درویش ولی اللہ کی طرح گزاری اور شہید کی طرح جان دی۔ انہیں شہید کرانے والے مسلمان تو دور کی بات بلکہ انسان کہلانے کے بھی حق دار نہیں ہیں۔ مولانا سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا معصوم چہرہ ان کے شفاف اور پاکیزہ باطن کا آئینہ دار تھا۔ اس مادی دور میں جبکہ بعض "علماء" بھی ڈیزل کے پرمٹوں اور دیگر مادی آلاتوں سے اپنے آپ کو آلودہ کر چکے ہیں، مفتی نعیمی صاحب فقر میں زندگی گزارتے رہے۔ ایک پرانی موٹر سائیکل اور اس کے کیرئیر میں لگا ہوا ایک چمڑے کا تھیلہ جس میں دینی علوم سے متعلق کاغذات ہوا کرتے تھے، ان کی ساری عمر کا زادراہ رہا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا وہ تو ایک ولی اللہ باپ کے بیٹے تھے۔ ان کے والد محترم مفتی محمد حسین نعیمی اپنی عمر کے آخری حصے میں ضعف اور بڑھاپے کی وجہ سے مسلسل کرسی پر نہیں بیٹھ سکتے تھے، اس لیے اسی کمرے میں ایک سادی سی چار پارٹی پرداز روکر دین اور حکمت کے موتی نکھیرا کرتے تھے جو ان کی درویش صفت بیٹے کی جائے شہادت بنا۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید اہل سنت و جماعت میں بریلوی کتب فکر کے بڑے جید علماء میں سے تھے، لیکن حقیقت میں وہ تمام مکاتب فکر کے پیارے تھے۔ انہوں نے ہمیشہ مسلک اور عقائد سے بلند ہو کر اتحاد امت کی جانب مسلمانوں کو دعوت دی۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور کے مرکزی علاقے گڑھی شاہو میں واقع ان کی عظیم دینی درس گاہ جامعہ نعیمیہ کی چھت تلے امت کے ہر کتب فکر کے علماء شیعہ و شکر ہو جایا کرتے تھے۔ اہل سنت و الجماعت کے دو بڑے دھڑے ہوں یعنی دیوبندی یا بریلوی، اہلحدیث ہوں یا شیعہ سنی ہوں، سب کے سب امت مسلمہ کے اتحاد اور پاکستان کی اسلامی فکری شناخت کی حفاظت کی خاطر اس عظیم جامعہ کی چھت تلے جمع ہو جاتے تھے۔ جامعہ نعیمیہ کا وسیع محکم اس بات کا گواہ ہے کہ یہاں مسلکوں اور عقائد سے بالاتر ہو کر علماء کرام امت کے

مشترکہ مقاصد کی خاطر اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے ہیں۔

علامہ ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی نے دیگر علماء کی طرح خود کش حملوں کو حرام قرار دیا تھا، وہ سوات اور ملائکہ اور دیگر علاقوں میں معصوم پاکستانیوں کی ہلاکتوں کے سخت خلاف تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مرحوم پاکستان میں امریکی وجود کے خلاف بھی بیانات دیتے رہتے تھے۔ سابق آمر جنرل مشرف کے دور میں مولانا سرفراز نعیمی نے کارٹونوں کی شکل میں مغرب کی جانب سے کی جانے والی توہین رسالت کے خلاف بھی آواز بلند کی تھی اور عاشق رسول ﷺ ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کی تھیں۔

حقیقت یہ ہے کہ تائن الیون کے بعد سے عالمی صیہونی قوتوں نے پہلے آمر پرویز مشرف کی مدد سے پاکستان میں فکری اور سیاسی انتشار پیدا کیا۔ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے یہاں پر فرقہ وارانہ فسادات کی وارداتیں شروع کروائی گئیں تاکہ مسلمانوں کے مختلف فرقے آپس میں دست و گریبان ہو سکیں۔ شیعہ سنی فسادات کی کئی مرتبہ کوشش کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ جید علماء کا قتل معمول بن گیا۔ مولانا مفتی نظام الدین شاہزئی، مولانا یوسف لدھیانوی اور مولانا حسن جان بھی انہی پاکستان اور اسلام دشمن قوتوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ کراچی میں سنی تحریک کی پوری قیادت کو ایک دہشت گرد ٹولے نے دھماکے سے اڑا دیا۔ لیکن اس حوالے سے کبھی پیچیدہ تحقیقات کا اعلان نہیں کیا گیا۔ طالبان کا تعلق اہل سنت و الجماعت کے ایک دھڑے یعنی دیوبندیوں سے ہے تو ان کی جانب سے ایسے بیانات سامنے لائے گئے تاکہ اہلسنت و الجماعت سے تعلق رکھنے والے بریلوی کتب فکر کے مسلمانوں کو ان کے ساتھ لڑایا جائے۔ جہاں یہ پتہ نہیں چل رہا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط؟ وہاں اس بات پر کون یقین کرے گا کہ نام نہاد "تحریک طالبان پاکستان" کے نام سے جو گروہ اس قتل و عارت کی ذمہ داری قبول کر رہا ہے، اصل میں اس کے پیچھے کس کا چہرہ ہے۔ ایک یہ بھی سوال اٹھایا جاتا ہے کہ غیر ملکی قوتیں ڈالراور تھپتھپا کر سکتی ہیں مگر یہ خود کش بمبار کہاں سے آرہے ہیں؟ کیونکہ جان دینے والا تو یہ سوچ کر آتا ہے کہ وہ سیدہ جنت میں جائے گا۔ اس ضمن میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور بھارت نے ایسی شخصیات کو خرید لیا ہے جو بظاہر بہت متقی اور پرہیزگار نظر آتی ہیں، مگر درحقیقت یہ عناصر عالمی قوتوں کے ایجنٹ ہیں۔ ان کے زیر سایہ تربیت لینے والے کم عمر نوجوان اس بات کو سمجھنے سے عاری

ہیں کہ ان کا دشمن کون ہے اور دوست کون ہے؟ ان کو جس پر حملہ کرنے کا حکم دے دیا جاتا ہے وہ اس جانب ایسا کر گزرتے ہیں۔ مولانا مفتی سرفراز نقویؒ کو ان کے رفقاء کے ساتھ شہید کر دینے والے خود کش بمبار کی عمر کی طور بھی بیس سال سے زائد نظر نہیں آتی۔ اس حوالے سے سوچا جاسکتا ہے کہ قبائلی یا پہاڑی علاقے کے تمدنی پس منظر کا حامل یہ نوجوان جنت اور دوزخ کے حوالے سے کس قسم کے شعور کا حامل ہو سکتا ہے؟ ایسے نوجوانوں کا دماغ اس قسم کے معاملات کی تیز سے عاری ہوتا ہے، اصل شیطان وہ عناصر ہیں جو ان معصوم نوجوانوں یا بچوں کو اس انداز میں استعمال کر رہے ہیں۔

تاریخ میں ایسے کردار ہمیں حشیشین کی شکل میں ملتے ہیں۔ حسن بن سباح جو باطلی فرقے سے تعلق رکھتا تھا اسی قسم کی جنت کی ہوا اپنے پیروکاروں کو کھلا کر انہیں اپنے سیاسی اور فکری مخالفین کے خلاف استعمال کرتا تھا۔ قلعہ الموت اس کام مرکز تھا جہاں اس نے ایک نام نہاد جنت بھی بنا رکھی تھی، جس میں مختلف علاقوں سے انوار کے لائی گئی حسین لڑکیاں حوروں کی شکل میں ذخیرہ کر دی گئی تھیں۔ حسن بن سباح اپنے مطلوبہ شکار کو حشیش پلا کر شیم بے ہوشی میں اس جنت کی سیر کراتا تھا اور ان حوروں کے قرب سے آشنا کروایا کرتا تھا کہ شکار میں پھنسنے والا دوبارہ اس جنت کی تمنا ہی کرتا رہتا تھا۔ اسے اس زمانے کی اصطلاح میں "فدائی" کہا جاتا تھا جبکہ حشیشین کا ہی لفظ انگریزی میں "Assesin" کی شکل میں داخل ہوا، اسی وجہ سے سازش کے ذریعے ہونے والے قتل کو Assesination کہا جاتا ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد "فدائی" کو ذہن نشین کرایا جاتا کہ اگر وہ دوبارہ اس جنت میں جانا چاہتا ہے تو اسے شیخ الجبال یعنی حسن بن سباح کے احکامات کو پورا کرنا پڑے گا۔ چاہے اس سلسلے میں اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے اور فی الواقع ایسا ہی ہوتا تھا۔ اس باطلی شیطان نے ان فداہیوں کے ذریعے عالم اسلام کی انتہائی جدید علمی اور حکومتی سیاسی شخصیات کو قتل کروایا۔ اس قتل عام اور فداہیوں کے وحشیانہ طریقہ قتل سے خوفزدہ ہو کر خراسان اور اس کے ملحقہ علاقوں اور شہروں کی بڑی آبادی نقل مکانی کر گئی تھی۔ تاریخی شواہد کے مطابق اپنے دور کی اس دہشت گردی کی جہم کے پیچھے بھی مغربی عیسائی حکومتوں کا ہاتھ تھا جو مسلمانوں کی تمدنی، سیاسی اور فکری ترقی سے خوفزدہ ہو کر اس باطلی دہشت گردی کی پشت پناہی کر رہی تھیں۔ دہشت گردی کی اس طویل لہر کا خاتمہ اس وقت ہوا جب حسن بن سباح کو قتل کر کے اس کا قلعہ الموت زمین سے ملا نہیں دیا گیا۔

آج پھر مغربی استعمار عالم اسلام کے خلاف اس جہت سے حملہ آور ہوا ہے، کبھی القاعدہ کا نام لیا جاتا ہے، کبھی انتہا پسندی کی اصطلاح گھڑی جاتی ہے، تو کبھی طالبان کے نام سے مہم شروع کر دی جاتی ہے۔ عالمی استعمار امریکہ نے افغانستان میں اپنی جنگ ہارنے کے بعد پاکستان کو جس گھمبیر صورتحال سے دوچار کیا ہے اس میں اچھے برے کی تمیز ختم کر دی گئی ہے۔ اس پر حکومت کی عاقبت نا اندیشی ہے کہ اس نے فوج کو اس نہ ختم ہونے والے بحران میں پھنسا دیا ہے۔ سوات اور دیگر علاقوں میں جاری آپریشن میں اب تک لاکھوں انسان بے گھر ہو کر اپنے ہی وطن میں بے وطن ہو چکے ہیں۔ پناہ گزینوں کے کیمپوں کی حالت انتہائی خراب ہے۔ اطلاعات کے مطابق پناہ گزین خوراک اور دوائیوں کی کمی کا شکار ہیں اور بچے بیماریوں کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب پاک فوج کے جوان غیر ملکی قوتوں کے ہاتھوں طالبان کا روپ دھارنے والے شری پسندوں کے خلاف وطن عزیز کے دفاع کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ لیکن یہ جنگ اس قدر قابو سے باہر ہو چکی ہے کہ اچھے اور برے کی تمیز اور فرق کرنا مشکل ہو چکا ہے۔ امریکہ جس نے اپنے "مقامی حواریوں" کے ذریعے نظام عدل معاہدہ ختم کروا کر اس نئے فتنے کی بنیاد رکھی، اب رد عمل کی آگ پر تیل ڈال کر اسے اور بھڑکانا چاہتا ہے تاکہ پاک فوج کو اس جنگ میں بری طرح الجھا دیا جائے۔ اکیسویں صدی کے "باطنی" اس امریکی جنگ کو پاکستان کی جنگ میں تبدیل کرنے کے لیے سر توڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔ یہ انہی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ مسجدوں اور امام بارگاہوں پر خود کش حملے کرائے جاتے ہیں تاکہ مسلمان آپس میں دست و گریباں ہوں، علماء حق کو قتل کیا جاتا ہے کہ تاکہ فرقہ واریت کو ہوا دی جاسکے۔ حکمران اتحاد حالات کو صحیح کرنے کی ذمہ داری فوج کے سر ڈال کر خود حکومتی ایوانوں میں منہ چھپائے بیٹھا ہے۔

یہ غیر ملکی سازشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جس وقت پاک فوج سوات اور مالاکنڈ میں آپریشن کر رہی تھی تو دوسری جانب کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ تاکہ سوات اور دیگر علاقوں میں ہونے والی خونریزی سے لوگوں کی توجہ ہٹائی جائے۔ ایک بڑے شہر میں تیس تیس انسانوں کو ایک دن میں قتل ہو جانا کسی طور بھی کم تشویش ناک نہیں تھا لیکن اس سلسلے میں کیا کیا گیا؟ کیا یہ وہی گروہ ہے جو 12 مئی 2007ء کو کراچی میں قتل عام کا ماسٹر مائنڈ تھا؟ دنیا جانتی ہے مگر حکومت خاموش ہے۔

پہلے کراچی کے بختونوں کو "طالبان" سے منسوب کر کے کراچی کی سی تحریک کو بھڑکانے کی

کوشش کی گئی جو لسانی گروہ یہ کارنامہ انجام دے رہا تھا، اس کا مٹنی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن کراچی کی سنی تحریک نے انتہائی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے سنی اور بہن خون کو لڑانے کی سازش ناکام بنا دی۔ اب لاہور میں علامہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کر کے دوبارہ یہ کوشش کی گئی ہے۔ لیکن جو درویش کبھی اپنی زندگی میں تفرقے کا سبب نہ بن سکا اس کی شہادت بھی کسی اختلاف کی وجہ نہیں بن سکے گی۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مذاہب فکر کے علماء کرام ایک اجتماعی پلیٹ فارم پر جمع ہو کر مسلمانوں کے درمیان اس فتنے کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہو جائیں۔

جامعہ رضویہ انوار القادریہ میلیسی میں چوتھا سالانہ

دورہ عقائد و مناظرہ

زیو سرپرستی:

فیض اہلسنت مصباح المناظرین علامہ محمد حسن علی رضوی بریلوی مدظلہ

بتاریخ: 10 شعبان المعظم تا 25 شعبان المعظم

مدرسین: مناظر اہلسنت جامع محقول والمعتول علامہ سردار احمد رضا مشرف القادری

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

فاضل اجل علامہ مولانا الطاف احمد صاحب..... علامہ مفتی سید محمد اکبر الحق صاحب (کراچی)

فاضل جلیل علامہ مولانا صاحبزادہ محمد غوث رضوی سندری

نوٹ: دورہ کے اختتام پر طلباء کی دستار بندی ہوگی اور اہم دینی کتب بطور انعام دی جائیں گی۔

طلباء کے قیام و طعام اور کتب کا جامعہ کفیل ہوگا۔

بمقام: جامعہ رضویہ انوار القادریہ

علامہ اقبال روڈ سنی رضوی جامع مسجد کی مدنی اسٹریٹ میلیسی۔ (ملتان)

شہید اسلام..... پیکرِ عجز و انکسار

از قلم: علامہ حافظ محمد ظہیر بٹ، مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

عام طور پر کسی بڑی شخصیت کی زندگی میں کوئی کمال ایسا نمایاں ہوتا ہے کہ اس شخصیت کی زندگی پر وہی کمال حاوی ہو جاتا ہے اور اس کے سوانح لکھنے والوں یا اس کی زندگی کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کرنے والوں کے لئے یہ آسانی ہو جاتی ہے کہ وہ اسی جہت سے اس شخص کی زندگی پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کمال کو دنیا والوں کے سامنے نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں لیکن شہید اسلام ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ ان شخصیات میں سے ہیں جنہیں اللہ جبارک و تعالیٰ نے ہمہ جہتی کمالات اور خصائص و مزایا سے نوازا تھا کہ لکھنے والوں کو سمجھ نہیں آتا کہ آپ کے کون سے کمال پر گفتگو کی جائے اور آپ کی زندگی کی کونسی جہت کو نمایاں کیا جائے:

دامان مکہ تک و گل حسن تو بسیار گل چیں بہار تو ز داماں گلہ دارو

آج کے دور میں کسی شخصیت میں اتنے اوصاف و کمالات کا جمع ہونا "الشاذ کالمعذور" کے درجے میں ہے۔ آپ علوم جدیدہ کے ماہر، بالغ نظر عالم، بہترین مدرس، بلند پایہ محقق اور ماہر تاز فکر کا رہونے کے ساتھ عالی ہمت مجاہد، عظیم مفکر اور بہترین مصلح و مربی تھے۔ شعائر اسلام کے محافظ حریم نبوت کے پاسبان، گلشن دین کے باغبان، وہ بن اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کے لئے شمشیر بے نیام تھے اور تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت مستعد رہنے والے جاثماد و جانناز مجاہد تھے۔

آپ اگرچہ کسی معنوں میں شیخ طریقت اور کسی خانقاہی مسند ارشاد پر متمکن نہ تھے لیکن راہ طریقت کی سب سے بڑی خوبی آپ میں بدرجہ اتم موجود تھی یعنی اپنی ذات، اپنے اوصاف اور اپنے کمالات کی نفی، تواضع، کسر نفسی اور اپنے کچھ نہ ہونے کا احساس جو راہ سلوک کے بڑے بڑے مقامات طے کر دیتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھیں تو آپ دور حاضر کے بہت بڑے صوفی بھی تھے۔ لیکن فقط تسبیح و مناجات کے صوفی نہیں بلکہ وسعت افلاک میں تکبیر مسلسل کہنے والے اور خانقاہی جہود کے برعکس رسم شہیری ادا کرنے والے عظیم صوفی جو امت مسلمہ کی قیادت کا فریضہ

سرا انجام دے سکیں۔

آپ جیسا نمود علم، نمائش ذات اور خود ستائی سے کوسوں دور رہنے والا مردِ بجا ہدایہ کہاں نظر آئے گا۔ جو اپنی ذات کے فروغ کی بجائے ہمیشہ فروغِ دین اور اعلاءِ کلمۃ الحق کے لئے مصروف رہا اور آخر کار اسی مشن میں شہادت کی سرفرازی سے سرفراز ہوا۔

آپ کے سینکڑوں کمالات میں سے فقط ایک کمال یعنی ہجر و انگساری کا ایک چشم دید واقعہ عرض کرنا چاہوں گا جس نے مجھے بہت متاثر کیا۔

تنظیم المدارس کی طرف سے سالانہ امتحانات کے لئے بطور ناظم کئی سال جامعہ نعیمیہ میں ڈیوٹی لگتی رہی اور یہ فقیر اپنی ذمہ داری نبھاتا رہا۔ ایک مرتبہ پیپر شروع کروانے میں چند منٹ رہ گئے تھے لیکن مسجد میں ابھی چٹائیاں بچھانے کا کام باقی تھا۔ یہ فقیر چٹائی کا ایک کونہ پکڑے کسی طالب علم کے انتظار میں کھڑا تھا کہ ڈاکٹر صاحب تشریف لائے اور مخصوص شفقت بھرے لہجے میں پوچھا مولانا! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ پیپر شروع کروانے میں چند منٹ باقی ہیں اور ابھی تک چٹائیاں نہیں بچھائی گئیں۔ آپ نے کسی طالب علم کو بلائے بغیر فوراً چٹائی کا دوسرا کنارہ پکڑا اور میرے ساتھ مسجد میں چٹائیاں بچھانا شروع کرویں۔ میں عرض کرتا رہا حضرت آپ کیا کر رہے ہیں، مجھے انتہائی شرم محسوس ہو رہی ہے، آپ چھوڑ دیں میں کسی طالب علم سے یہ کام کروا لیتا ہوں مگر آپ نے تمام چٹائیاں بچھا کر ہی دم لیا۔

اور میں سوچتا رہ گیا کہ ہزاروں مدارس اہلسنت کے ناظم، جامعہ نعیمیہ کے مہتمم اور اتنی بلند و بالا شخصیت کے حامل میرے ساتھ ایک معمولی خدمت سرا انجام دے رہے ہیں سچ ہے کہ:

سروری در دین ما خدمت گری است

آپ کے قریب رہنے والا ہر شخص اس بات کی گواہی دے گا کہ آپ انتہائی منکسر المزاج اور نمائش ذات سے کوسوں دور رہنے والے عظیم انسان تھے جنہوں نے ہمیشہ خدمت کو اپنا شعار بنایا اور رب تعالیٰ نے انہیں اپنی نوازشات سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے:

طریقت بجز خدمت غلق نیست بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

☆☆☆.....☆☆☆

آپ کا مشن جاری رہے گا

از قلم: حامد میر

ہر مشکل وقت میں ہمت، حوصلے اور شفقت سے لبریز ایک آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ آواز دینے والا کہا کرتا تھا۔ "گھبرانا نہیں، ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، آپ کے اور ہمارے دشمن مشترک ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کو ذلیل و خوار کرے گا۔"

افسوس کہ ہر مشکل وقت میں حوصلہ دینے والی یہ آواز پھر کبھی سنائی نہ دے گی۔ یہ آواز ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب کی ہوا کرتی تھی۔ ان کے ساتھ نیاز مندی کافی پرانی تھی لیکن قربت گیارہ ستمبر 2001ء کے بعد پیدا ہوئی۔ جنرل پرویز مشرف نے افغانستان پر حملے کے لیے امریکہ کو پاکستان میں ہوائی اڈے فراہم کئے تو ڈاکٹر سرفراز نعیمی بھی اس فیصلے کی مخالفت کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ مشرف حکومت نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ حکومت پر تنقید بند کر دیں ورنہ انہیں محکمہ اوقاف کی ملازمت سے فارغ کر دیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب پر اس پیغام کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اسلام آباد میں تمام مذاکرے ٹکڑے ٹکڑے علماء کا ایک اجلاس ہوا جس میں متفقہ طور پر امریکا کو پاکستان کے ہوائی اڈے فراہم کرنے کی مذمت کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب نے اس اجلاس میں شرکت کی اور کچھ عرصہ بعد انہیں سرکاری ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔ 2005ء میں ڈنمارک کے ایک اخبار نے نبی کریم حضرت محمد ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کئے تو دنیا بھر نے تحفظ ناموس رسالت کے نام سے ایک محاذ قائم کیا اور احتجاج شروع کر دیا۔ مشرف حکومت کو یہ احتجاج سخت ناپسند آیا اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دہشت گردی ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ انہی دنوں آری ہاؤس راولپنڈی میں ایک بریڈنگ کے دوران اس خاکسار نے جنرل پرویز مشرف سے یہ پوچھنے کی جسارت کر ڈالی کہ آپ نے ایک بزرگ عالم دین ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو دہشت گردی کے الزام میں پابند سلاسل کیوں کر رکھا ہے؟ سوال سن کر حاکم وقت بھڑک اٹھا اور دعوت آمیز لہجے میں بولا: "عالم دین؟ کون عالم دین؟ یہ تو دو ٹکے کا مولوی ہے جسے نواز شریف نے خرید رکھا ہے اور یہ پاکستان میں دہشت گردی کرتا ہے، میں تو اس کو نہیں چھوڑ دوں گا۔" میں نے گزارش کی اور عرض کیا کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور مفتی ضیاء الرحمن ان علماء میں سے ہیں جو پاکستان میں خود کش حملوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ آپ

سے اختلاف رائے کر سکتے ہیں لیکن ان علماء کا دہشت گردوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ حاکم وقت کچھ سننے کے لیے تیار نہ تھا لیکن چند ہفتوں کے بعد کوئی ٹھوس ثبوت دستیاب نہ ہونے کے باعث انسداد دہشت گردی کی عدالت کو ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی رہائی کا حکم جاری کرنا پڑا۔

3 نومبر 2007ء کو جنرل پرویز مشرف نے ایمر چلنی نافذ کرنے کے بعد میڈیا پر پابندیاں عائد کر دیں۔ یہ خاکساران پانچ ٹی وی ایسکرز میں شامل تھا جو کم و بیش چار ماہ تک ٹی وی سکرین سے غائب رہے۔ پابندی کے دنوں میں لوگ ہم سے ہمدردی کیا کرتے تھے لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمیشہ مجھے مبارکباد دیا کرتے۔ ان کا کہنا تھا کہ جنرل پرویز مشرف مسلمانوں کے دشمنوں کا اتحادی ہے اور ایسے شخص کی نفرت کا نشانہ بننا کسی بھی سچے مسلمان کے لیے فخر کی بات ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی ہمیشہ کہا کرتے کہ جنرل پرویز مشرف نے پاکستان میں تشدد اور عسکریت پسندی کو سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فروغ دیا تا کہ امریکہ مشرف کو اپنی ضرورت سمجھتا رہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ درجنوں مرتبہ کہا کہ جب تک امریکا کی فوجیں افغانستان میں موجود ہیں اس خطے میں امن قائم نہ رہ سکے گا۔ اکتوبر 2008ء میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے ملک بھر کے علماء کو لاہور میں اکٹھا کیا اور خودش حملوں کی مذمت میں ایک فتویٰ جاری کیا۔ اس سال یکم مارچ کو انہوں نے جامعہ نعیمیہ لاہور میں اپنے والد مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم کی یاد میں ایک سیمینار منعقد کیا جس میں مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف، پیر علاؤ الدین، صاحبزادہ فضل کریم اور دیگر علماء کے علاوہ مجھے بھی مدعو کیا گیا۔ جامعہ نعیمیہ کے احاطے میں بنائے گئے اسٹیج پر بلٹ پروف نصب کیا گیا تھا، اس شیشے کو دیکھ کر نواز شریف کہنے لگے کہ موت کا ایک دن مقرر ہے، جس دن موت آتی ہے یہ بلٹ پروف شیشہ کسی کو نہیں بچا سکتا۔ یہ سن کر ڈاکٹر سرفراز نعیمی بولے کہ موت کا واقعی دن مقرر ہوتا ہے لیکن آپ کی حفاظت کے لیے تدابیر کرتا بھی ہم میزبانوں کا فرض تھا۔ اس دن ڈاکٹر صاحب بہت خوش تھے۔ اس سیمینار میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے کھل کر کہا کہ پاکستان کو درپیش تمام مسائل کی وجہ امریکی غلامی ہے۔ جب تک ہم اس غلامی کو نہیں چھوڑیں گے ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

اس واقعے کے چند ہی دنوں کے بعد معزول ججوں کی بحالی کے لیے لاٹک مارچ ہوا۔ ایک مذہبی جماعت کے سربراہ نے اس لاٹک مارچ کو صرف ایک صوبے کی تحریک قرار دے کر متنازع بنانے کی کوشش کی حالانکہ لاٹک مارچ کا آغاز سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر علی احمد کوٹنے

کوئیہ سے کیا تھا۔ معزول ججوں کی بحالی کی تحریک کو متنازع بنانے کی کوشش کرنے والے گروہ کا سیاسی و فکری ماضی سامنے لانے پر میرے خلاف مظاہرے ہوئے اور کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دی گئیں۔ ایک مرتبہ پھر ڈاکٹر سرفراز نعیمی مجھے اپنے پیچھے کھڑے نظر آئے، وہ کئی دن تک مسلسل روزانہ فون کر کے میری خیریت دریافت کرتے رہے بلکہ انہوں نے لاہور اور کراچی میں اس ناچیز کے حق میں جلوس بھی نکال ڈالے۔ یہ میرے لیے کسی اعزاز سے کم نہیں کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی صاحب نے جامعہ نعیمیہ کے طلباء کے ہمراہ میرے حق میں آواز بلند کی۔ شہادت سے چند دن پہلے انہوں نے پھر فون کیا اور مجھے محتاط رہنے کی تاکید کی۔ میں نے ان کی تاکید کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا کہ حضرت میری فکر چھوڑیں آپ اپنی فکر کریں۔ انہوں نے تصدیق کی کہ وہ بھی خطرات محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن دوسرے ہی لمحے انہوں نے ایک اور سیمینار کے بارے صلاح مشورہ شروع کر دیا۔

ان کا خیال تھا کہ ملک کے تمام مکاتب فکر کے جید علماء کو جامعہ نعیمیہ یا کسی اور مقام پر اکٹھا کر کے ملکی مسائل کا حل تلاش کیا جائے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شخصیت فرقہ واریت سے بالاتر تھی۔ 12 جون کو انہیں خودش حملے میں شہید کرنے والوں کی پوری کوشش تھی کہ لاہور میں بریلوی اور دیوبندی لڑائی شروع ہو جائے لیکن ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے سمجھدار شاگردوں نے یہ سازش ناکام بنا دی۔ ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی میں اس سازش کی بوسلکے چکے تھے اور اپنے کئی احباب سے کہہ چکے تھے کہ جس طرح امریکا نے عراق میں شیعہ سنی فسادات کرائے، اب پاکستان میں بریلوی، دیوبندی فساد کی سازش کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پہلے عالم دین نہیں جنہیں خودش حملوں کی مخالفت پر موت کی نیند سلا یا گیا۔ 18 ستمبر 2007ء کو پشاور میں مولانا حسن جان کو بھی اسی لیے شہید کیا گیا کہ وہ خودش حملوں کی مذمت کرتے تھے۔ ان کا تعلق جمعیت علمائے اسلام سے تھا اور وہ بھی افغانستان میں امریکی فوج کی موجودگی کو تمام مسائل کی وجہ سمجھتے تھے۔ عجیب بات ہے کہ بیت اللہ محمود اور اس کے ساتھی مولانا حسن جان اور ڈاکٹر سرفراز نعیمی جیسے علماء کو شہید کر رہے ہیں جو امریکہ کے مخالف ہیں جبکہ امریکہ کے علائقہ حامیوں کے لیے ان کی دھمکیاں صرف زبانی کلامی ہوتی ہیں۔ بیت اللہ محمود امریکہ کے مخالفوں کا مقایا بھی کر رہے ہیں اور امریکہ کی شروع کردہ جنگ کو پھیلانے اور پانے کا سامان بھی پیدا کر رہے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی سازش ہے اور اس سازش کو سمجھنے کے لیے جامعہ نعیمیہ لاہور میں تمام مکاتب فکر کے علماء کو اکٹھے ہونے کی ضرورت ہے۔ علماء کو متحد کرنا ڈاکٹر سرفراز نعیمی کا مشن تھا۔ ان کی آواز اب کبھی سنائی نہ دے گی لیکن ہمیں ان کا مشن جاری رکھنا ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت

تحریر: قیوم نظامی

گذشتہ جمعہ کو نوشہرہ اور لاہور کی مساجد میں دہشت گردی کے دوا المناک واقعات ہوئے۔ نوشہرہ کی جامع مسجد کینٹ میں ایک خودکش حملے سے ۱۲ نمازی شہید ہو گئے جبکہ ۱۰۱ زخمی ہوئے۔ لاہور میں جامعہ نعیمیہ کی مسجد میں ایک خودکش حملہ آور نے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کے آفس میں گھس کر دھماکا کر دیا۔ جس کے نتیجے میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا غلیل الرحمن، مولانا عبدالرحمن اور مدرسے کے دو طالب علم شہید ہو گئے۔ پاکستان کے ممتاز عالم دین اور سکالر ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت نے پورے پاکستان کو سو گوار کر دیا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی بے لوث شخصیت تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے سچے عاشق تھے اور اپنی زندگی حضور اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گزار رہے تھے۔ وہ بلاشبہ ایک مذہبی سکالر تھے، جن کو قرآن اور حدیث پر عبور حاصل تھا۔ وہ اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے اور فرقہ واریت کے سخت مخالف تھے۔

میں نے سارا ایشیائی وی چینل کے لیے ان کے مدرسہ میں جا کر ان کا ایک انٹرویو ریکارڈ کیا تھا اور میں ان سے ملاقات کر کے بہت خوش ہوا تھا۔ کیونکہ وہ مجھے بڑے اخلاق کے ساتھ ملے اور ان کی گفتگو اور کردار میں مجھے خلفائے راشدین کا عکس نظر آیا تھا۔ عالم باعمل ہونا اس دور میں بڑا مشکل کام ہے۔ پاکستان میں عالم تو بہت ملتے ہیں مگر عمل کرنے والے اگلیوں پر گئے جاسکتے ہیں۔ انٹرویو کے دوران ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید نے میزے سوالوں کے جوابات بڑی عاجزی اور انکساری اور اعتدال کے ساتھ دیے۔ وہ کسی مرحلے پر بھی جذباتی نہ ہوئے۔ ان کے جوابات مدلل، بے ساختہ اور منطقی تھے۔ ان کی شہادت نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لیے ایک الیہ ہے۔

ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کا قصور یہ تھا:

رقیبوں نے رہت لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں

کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے طالبان کے بارے میں اپنے موقف کو بڑی جرأت کے ساتھ پیش کیا۔

انہوں نے خودکش حملوں کے خلاف فتویٰ جاری کیا اور امریکہ کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ ان کو دکھ یہ تھا

کہ طالبان پوری دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ انہوں نے بڑی بہادری سے سوات میں فوجی آپریشن کی کھل کر حمایت کی اور اس کے حق میں جلوس بھی نکالے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ اگر طالبان کا راستہ نہ روکا گیا تو خدا نخواستہ پاکستان میں اسلام ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ پاکستان کے اکثر علماء خوف کا شکار ہیں، وہ کھل کر طالبان کی مخالفت سے گریز کرتے ہیں جبکہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی شہید کا خیال یہ تھا کہ پاکستان اپنی تاریخ کے انتہائی سنگین بحران سے گزر رہا ہے لہذا اس لمحہ پر خاموش رہنا بھرمانہ غفلت کے مترادف ہوگا۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی طالبان کے دلوں میں کھٹکتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ٹارگٹ کر کے ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کر دیا اور اس المناک واقعہ کی ذمہ داری بھی قبول کر لی۔

طالبان حالیہ فوجی آپریشن کی وجہ سے سخت بوکھلاہٹ کا شکار ہیں اور وہ فوجی آپریشن کو روکوانے کے لیے آخری وار کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے کہ پاکستان کے سیاستدان، مذہبی سکالر اور سول سوسائٹی کے نمائندے ڈر اور خوف کی وجہ سے خاموش ہو جائیں، اپنے گھروں میں بند رہیں اور طالبان کی مخالفت ختم کر دیں۔ پاکستان کے عوام کی اکثریت یہ چاہتی ہے کہ فوج نے جو آپریشن شروع کیا ہے وہ نتیجہ خیز ہونا چاہیے اور اس کو زیادہ طول نہیں دیا جانا چاہیے۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ پنجاب کی حکومت ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی جان بچانے میں ناکام رہی ہے۔ حالانکہ حکومت کو علم تھا کہ جو مذہبی رہنما اور سکالر حکومت کے ساتھ بر ملا تعاون کر رہے ہیں وہ طالبان کا ٹارگٹ بن سکتے ہیں۔ لہذا یہ حکومت کا اولین فرض ہے کہ وہ علماء حق جو کلمہ حق بیان کرنے میں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوتے ان کو مکمل سکیورٹی فراہم کی جائے۔ اگر حکومت طالبان مخالف قوتوں کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی تو پھر طالبان کے حوصلے مزید بلند ہو جائیں گے۔ فوجی آپریشن کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ حکومت خوف کو ختم کرنے کی کوشش کرے۔ پاکستان کی تمام سیاسی، مذہبی جماعتوں اور سول سوسائٹی کو فعال بنایا جائے۔ ساری قوم مل کر ایک تاریخی امن مارچ کرے تاکہ انتہا پسند طالبان کو یہ علم ہو جائے کہ پاکستانی قوم ان کے اسلامی ماڈل کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہے اور خودکش حملوں سے سخت بے زار ہے، عوامی رائے کا برملا اظہار انتہائی ضروری ہوتا ہے جو سرکوں پر نکل کر ہی کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان میں موجودہ افسوسناک اور پریشان کن صورت حال کا سب سے بڑا سبب امریکہ اور

نیو کی افواج ہیں جو گذشتہ ۸ سال سے افغانستان پر قابض ہیں۔ افغانستان میں ان کی موجودگی کی وجہ سے پاکستان میں طالبان تحریک نے جنم لیا۔ لہذا اس بڑے سبب کو ختم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بہترین سفارتکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکہ کو مجبور کیا جائے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو افغانستان سے اپنی فوجوں کو نکال لے تاکہ علاقے کی صورتحال پر سکون ہو سکے۔ افغانستان میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے مسلمان ممالک کی فوجیں افغانستان میں مثبت کردار ادا کر سکتی ہیں۔

پاکستان کی غصہ اینجینیاں ناکام ہو چکی ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ متبادل فوجی تیار کی جائے۔ ایک تجویز یہ ہے کہ حکومت ہر یونین کونسل میں ایک سو بے روزگار نوجوانوں پر مشتمل پاسبان پاکستان فورس تیار کرے جن کو 5000 روپے ماہانہ تنخواہ دی جائے۔ اس طرح بے روزگار نوجوانوں کو روزگار بھی مل جائے گا اور وہ انتہا پسندوں کے منصوبوں کا سراغ لگانے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ ایسے نوجوانوں کی تنخواہیں بے نظیر سپورٹ سکیم اور پنجاب فوڈ سبسڈی سکیم کے فنڈ سے ادا کی جاسکتی ہیں۔ لوگوں کو بھیک دینے کی بجائے روزگار دینا زیادہ مفید ہوگا۔ اس طرح نوجوانوں میں مایوسی بھی ختم ہوگی۔ ان کا عزت اور وقار بھی قائم رہے گا اور وہ پاکستان کے عوام کے جان و مال کے تحفظ اور امن و امان کے قیام کے لیے انتہائی مثبت کردار ادا کر سکیں گے۔

خودکش حملوں پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ فوری سماعت کی عدالتیں قائم کی جائیں جیسا کہ ایران میں ایک دہشتگردی کا واقعہ ہوا تو ایران کی عدالت نے ایک ہفتہ کے اندر اندر ملزمان کو پھانسی دے دی۔ جب مجرموں کے مقدمات کو طویل دیا جاتا ہے تو اس طرح جرم پھیلتا ہے مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ معاشرے سے جرم کو ختم کرنے کے لیے اور خوف و دہشت کی فضا پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ خودکش حملوں میں ملوث افراد کو فوری سزائیں دینے کا انتظام کیا جائے۔ پاکستان کا ریاستی نظام چونکہ گل سڑ چکا ہے لہذا مقدمات سا لہا سال تک چلتے رہتے ہیں اور مجرموں کا عوام کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ جس سے معاشرے میں مایوسی اور بھی بڑھتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں کے دوران جتنے بھی خودکش حملے ہوئے ہیں ان میں سے ابھی تک کسی ایک مجرم کو بھی سزا نہیں دی جاسکی اور یہی سب سے بڑی خرابی ہے۔ جب ہمارے سکیورٹی کے ادارے مجرموں کو پکڑ نہیں سکتے

علمائے دین کو دہشت گردوں کا پیغام ؟

تحریر: نذیر الحق

☆۔۔۔ کیا دہشت گرد "طالبان" نے لاہور کے جامعہ نعیمیہ کے سربراہ امتحا و امت کے داعی اور خودکش حملوں کو مخالف اسلام قرار دے کر مخالفت کرنے والے عالم دین کو شہید کر کے علماء دین کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ خودکش حملوں کی مخالفت سے باز آ جائیں ورنہ۔۔۔؟

یہ سوال ڈاکٹر سرفراز نعیمی اور ان کے چار رفقاء کی شہادت کے بعد دینی حلقوں میں گردش میں ہے۔ ہفتہ کی شام ناصر باغ میں مولانا سرفراز نعیمی کی نماز جنازہ کے موقع پر بھی علماء دین اس سوال پر غور کرتے اور اس کے حوالے سے سوالات کرتے سنے گئے۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی پر جس طرح خودکش حملہ کیا گیا، اس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ دہشت گرد ڈاکٹر نعیمی کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ انہیں دہشکیاں بھی دی گئیں تھیں کہ وہ طالبان کے دین کے منافی افعال، خصوصاً خودکش حملوں کی مخالفت ترک کر دیں، لیکن ایک سچے عالم دین کی حیثیت میں ڈاکٹر نعیمی نے نہ صرف اپنے موقف میں تہدیلی سے عملاً انکار کیا بلکہ وہ مختلف مسالک کے علماء کو بھی اس موقف پر متحد کرتے رہے۔ انہوں نے علماء کی کانفرنس بھی طلب کی اور اس کانفرنس میں بھی خودکش حملوں کی مخالفت کی گئی۔

یہ بات ابھی قطعیت کے ساتھ کہنا شاید ممکن نہ ہو کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کو شہید کرنے والی کا بعد تحریک طالبان کا اس حملے اور ڈاکٹر نعیمی کو شہید کرنے کا مقصد دوسرے علماء کو خوفزدہ کرنا ہے ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے تو آج سے چار سال قبل 2005ء میں خودکش حملوں کے خلاف اسلام ہونے کا فتویٰ صادر کیا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی مواقع پر انہوں نے مختلف انداز و بیانات میں اپنے موقف کو دہرایا تھا۔ چنانچہ خودکش حملوں کے حوالے سے ان کے موقف اور "طالبان" کے بارے میں ان کے خیالات و نظریات کے حوالے سے جامعہ نعیمیہ کو ایک مثالی "درس گاہ" قرار دیا جاتا ہے اور صرف ملک کے اندر ہی نہیں بیرون ملک بھی اس جامعہ کی افادیت اور جدید علوم کی تعلیم کے حوالے سے معتبریت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ پاکستان کا یہ واحد دینی تعلیمی ادارہ ہے جس کا

پاکستان میں امریکی سفیروں نے دورہ کیا اور بر ملا کہا کہ اس درمگاہ میں جدید حوالوں سے اسلام کی تعلیم کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

یہ بات بلاشبہ تشویشناک اور خوفناک بھی ہے کہ وطن عزیز میں مساجد اور دینی مقامات۔۔۔ مساجد اور امام بارگاہوں۔۔۔ پر خونریز خودکش حملے بڑھ رہے ہیں۔ جمعہ (12) جون کے روز نوشہرہ کینٹ میں سپلائی ڈپو کی مسجد پر عین اس وقت خودکش حملہ کیا گیا جب نماز جمعہ کی دوسری رکعت جاری تھی۔ خودکش حملہ آور نے بارود سے بھری گاڑی مسجد کی دیوار سے ٹکرا کر دھماکہ کیا۔ جس میں 12 نمازی شہید اور 100 سے زائد زخمی ہو گئے۔ گزشتہ ہفتے کے دوران جمعہ 5 جون کو دیر بالا کی مسجد میں بھی نماز جمعہ کے دوران خودکش حملہ کیا گیا تھا، جس میں 40 نمازی شہید اور 80 زخمی ہو گئے تھے۔ جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملہ جمعہ کی نماز ختم ہونے کے بعد اس وقت کیا گیا جب ڈاکٹر سرفراز نعیمی نماز کی ادائیگی کے بعد اپنے ساتھی اساتذہ اور بعض دیگر افراد کے ساتھ مسائل پر بات چیت کے لیے جامعہ کے مرکزی دروازہ کے قریب قائم اپنے دفتر میں آچکے تھے۔ حملہ آور لو جو ان جس نے ایک اطلاع کے مطابق نماز جمعہ اسی مسجد میں ادا کی تھی، کمرے میں داخل ہوا اور بلند آواز سے السلام علیکم کہا اور ڈاکٹر صاحب کی طرف بڑھا۔ گویا ان سے مصافحہ کرتا چاہتا ہوا اور ان کے قریب ہو کر خود کو دھماکے سے اڑالیا۔ اس لیے ڈی سی او لاہور کا یہ اندازہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے کہ دہشت گرد نے ڈاکٹر نعیمی کو باقاعدہ نشانہ بنایا جو خودکش حملوں کو اسلام کی رو سے حرام قرار دیتے چلے آ رہے تھے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دہشت گرد۔۔۔ طالبان۔۔۔ کا مقصد یہی تھا کہ علمائے کرام کو خودکش حملوں کی مخالفت سے باز رکھا جائے۔

مساجد پر اور بعض سرکاری، خصوصاً پولیس کے اداروں۔۔۔ لاہور اور اسلام۔۔۔ پر ہونے والے حملوں سے یہ افسوسناک تاثر ابھرتا ہے کہ پولیس اور دوسرے ذمہ دار ادارے تحفظ کے حوالے سے اپنے فرائض صحیح طور پر انجام نہیں دے رہے۔ لاہور میں ریسکیو سنٹر 15 پر حملے سے دو ہفتے قبل یہ اطلاع مرکز سے صوبے کو فراہم کی گئی تھی کہ دہشت گرد لاہور کے چڑیا گھر کے قریب عمارت (یا عمارتوں) کو ہدف بنانا چاہتے ہیں اور ایسا ہی ہوا۔ ریسکیو سنٹر 15 اور آئی ایس آئی کا تحقیقاتی مرکز چڑیا گھر کے قریب ہیں، ان کو نشانہ بنایا گیا اور متعدد بے گناہ اہلکار نیز عام شہری موت کا شکار ہوئے۔ دو تین روز قبل ہی پشاور میں بھی اس نوع کے حملے ہوئے، ان حملوں کو بھی پولیس

اور دیگر سیکورٹی اداروں کی "تالانتی" کا عمل دخل قرار دیا گیا۔

جامعہ نعیمیہ میں خودکش حملہ اور اہم افراد کی جانیں ضائع ہونے کے بعد انسپٹر جنرل پولیس طارق سلیم ڈوگر کا یہ بیان کہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی نے تو کبھی پولیس سے تحفظ یا حفاظتی کارڈ کا مطالبہ ہی نہیں کیا تھا۔ حیران کن ہے۔۔۔ اگر آئی جی صاحب کی بات کو بالکل درست تسلیم کر لیا جائے تو کیا ڈاکٹر نعیمی کی طرف سے سیکورٹی طلب نہ کئے جانے کے سبب پولیس کی یہ ذمہ داری ختم ہو گئی کہ ایک اہم دینی سکالر جو طالبان کے غلط اعمال کے خلاف فتویٰ صادر کر چکے ہیں، کے تحفظ کی ضرورت نہیں تھی۔ پولیس نے عام شہریوں کی تو جس طرح اور جس انداز میں تاکے لگا کر سیکورٹی کا "انتظام" کیا ہوا ہے۔ سبھی کو معلوم ہے۔۔۔ یہ بھی سب جانتے ہیں کہ پولیس اپنے افسروں اور دیگر سرکاری بیوروکریٹس اور وی آئی پی کے تحفظ کو ہی اپنی ذمہ داری قرار دیتی ہے۔ ریسکیو سنٹر 15 پر حملے کے بعد سی سی پی او کے دفتر کے تحفظ کے لیے جس طرح انتظامات کیے گئے۔ شہر کی اہم سڑک قاطعہ جناح روڈ کو عام شہریوں کے لیے ناقابل استعمال قرار دے کر شہریوں کو پریشانی سے دوچار کیا گیا، اس سے پولیس کے رویے اور ذمہ داری کے احساس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

لاہور، پشاور اور اسلام آباد میں خودکش حملوں اور کراچی میں اندوہناک فائرنگ کے ذریعے "ٹارگٹ کلنگ" کے اندوہناک واقعات کے بعد پولیس اور دوسرے سول سیکورٹی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے پر مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ روز (جمعہ 12 جون) ایوان صدر میں ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں سیکورٹی کے حوالے سے بھی غور و فکر کیا گیا۔ ملک بھر میں امن وامان اور سیکورٹی کی صورت حال کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ پولیس کی تعداد میں اضافہ اور اسے بہتر اسلحہ سے لیس کیا جانا چاہیے۔ بہتر ہوگا کہ فوج کی نگرانی اور فوجی افسروں کے ذریعے پورے ملک میں پولیس کے مخصوص دستوں کی تربیت کی جائے، تاکہ عسکریت پسندوں، شدت پسندوں اور دہشت گردوں کی انسان دشمن کاروائیوں کا بہتر سد باب ہو سکے۔ پولیس میں افسروں کے تقرر کے حوالے سے "سیاست" کا خاتمہ بھی ضروری ہے۔ ایسا تقرر صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف فائنانس محدود نہیں۔ دہشت گرد اسے پورے ملک میں پھیلا رہے ہیں، اس کا مقابلہ کرنے کے لیے پورے ملک کی بنیاد پر تیاری اور سول سوسائٹی میں اتحاد بھی ضروری ہے۔

شہید پاکستان ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمہ اللہ

اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ کی نظر میں

شہید پاکستان، بیکر عجز و انکسار، داعی اتحاد بین المسلمین، مفتی ابن مفتی، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی الازہری شہید علیہ الرحمۃ کی خدمات عالیہ کو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے خراج عقیدت و تحسین پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ جن میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام، دانشور، وکلاء، صحافی، ادیب، شعراء اور طلباء کرام اور دیگر حضرات شامل ہیں۔ دینی مدارس میں ایک بلند پایہ مقام کی حامل دینی درسگاہ جامعہ نظامیہ رضویہ کے اساتذہ کرام نے بھی حضرت شہید پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی دینی، ملی، ملکی، مسلکی، سماجی اور علمی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے اپنے دین کے قائد سے عقیدت کا ثبوت دیا ہے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ علامہ شہید پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ و مسلک حق اہلسنت و جماعت اور وطن عزیز کے لیے ایک عظیم سرمایہ تھے۔ آپ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جتنا بھی نذرا یہ محبت و عقیدت پیش کیا جائے آٹے میں نمک کے برابر ہوگا۔ تاہم راقم السطور نے اپنی چھوٹی سی کاوش سے علماء نظامیہ کے ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لیے دیے گئے محبتوں کے پیغام اور خراج تحسین کو ترتیب دیا ہے۔ جو کہ پیش خدمت ہے۔

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ محمد عبدالصطفی ہزاروی مدظلہ

ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ

بیکر عزیمت و استقامت، جہد مسلسل اور سعی پیہم کی تصویر و تجویر، شہید اسلام، مجاہد ملت، مفتی ابن مفتی حضرت علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نور اللہ مرقدہ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

وہ علم و عمل کے عظیم منصب پر فائز ہونے کے باوجود عجز و انکساری کے پیکر تھے۔ وہ مختصر جسامت مگر بلند تر علمی قامت کے مالک تھے۔ ان کی مدرائے مہلغانہ، مدرائے صلاحیتوں سے اہلسنت نے فائدہ اٹھایا اور تاقیامت ان کے فیض سے مستفیض ہوتے رہیں گے۔

ان جیسی نابغہ روزگار شخصیات بڑی مدتوں بعد جنم لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربیت اقدس پر کروڑ ہا رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم الامین

شیخ الحدیث، علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ

شیخ الحدیث و ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ

مجاہد اہلسنت، بیکر عجز و انکسار، شہید پاکستان مفتی ابن مفتی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بے شمار پہلو ہیں۔ ہر پہلو بہت جاندار اور نہایت ہی شاندار ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ عالم باعمل، متقی و پرہیزگار، بہترین مفتی، مایہ ناز مدرّس، سب سے بڑھ کر آپ کے اندر دین و مسلک کا درو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ اسلامی حیات کی علامت، جرأت، ہمت اور استقامت کے پہاڑ تھے۔ آپ انتہائی متحرک و محرک انسان تھے جو ہمہ وقت الرٹ رہے، آپ ہمیشہ بروقت اور درست اقدام کے عادی تھے۔ موجودہ پرفتن دور میں اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بدامنی اور انتشار پیدا کرنے والوں کی طرف سے دین حنیف، ملت اسلامیہ اور دینی مدارس کے خلاف کی جانے والی تمام ریشہ دوانیوں کا بھرپور دفاع فرمایا اور دہشت گرد، تجزیہ کار قوتوں کے سامنے مضبوط چٹان بن گئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کو اس صدمہ جانکاح کو برداشت کرنے اور علامہ نعیمی علیہ الرحمۃ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طہ و نین

شیخ الحدیث، علامہ محمد عبدالنواب صدیقی مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اہلسنت کے مایہ ناز رہنما، نازش اہلسنت، منبع علم و عمل حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی حقیقی معنوں میں مسلک کا درو رکھنے والے تھے، ہر معاملے میں علماء کو ایک پلیٹ فارم میں لا کر معاملات مسلک کو سلجھانے کی سعی جمیلہ کرنے والے۔ پھر یہی نہیں کہ دوسروں کو آگے لا کر خود پہلو تہی کرنے والے ہوں بلکہ سب سنیوں کو دعوت دے کر خود پیش پیش رہتے۔ کسی جاہد حکمران کی پرواہ کئے بغیر سینہ سپر رہنے والے بلکہ یوں کہیے کہ جاہر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کرنے والے مجاہد تھے۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کے

صحیح جانشین، مجز اور انکساری کے مظہر تھے۔ حضرت قبلہ مفتی اعظم پاکستان کے وصال کے بعد جامعہ نعیمیہ میں نہ صرف یہ کہ والد گرامی کے معیار کو برقرار رکھا بلکہ مزید ترقی کی راہ پر گامزن کیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر کے دین مصطفیٰ ﷺ کے پرچم کو بلند کیا۔ حق پر رہے اور حق کہنے کے جرم پر دشمن کے انتقام کا نشانہ بنے۔ اور خطبہ جمعہ میں حق بیان کرنے کے بعد داعی حق کو لبیک کہا اور جام شہادت نوش فرما کر آنے والی نسلوں کے لیے نشان راہ بن گئے۔

حضرت علامہ مولانا غلام فرید ہزاروی مدظلہ

نائب ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور، شیخوپورہ

شہید پاکستان مفتی ابن مفتی حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ انتہائی متحرک اور جانناز مجاہد تھے۔ اس خوشامد اور چالوسی کے دور میں آپ نے بے ہاکی اور حق گوئی کا علم بلند رکھتے ہوئے وقت کے جاہر حکمرانوں کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ آپ فراخ دل، پر امن اور سچے محبت وطن انسان تھے۔ آپ کی شہادت سے عالم اسلام بالعموم اور اہلسنت و جماعت بالخصوص ایک عظیم لیڈر، منتظم، قائد اور مفکر سے محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ کی شہادت کو قبول فرمائے اور ملت اسلامیہ اور پاکستان کے استحکام کے خلاف سازشیں کرنے والوں کو نیست و نابود فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد تنویر القادری مدظلہ

نائب مفتی (دارالافتاء) جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

استاذ العلماء حضرت ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا جانکاہ حادثہ دنیائے اسلام کے لیے عظیم صدمہ و نقصان ہے۔ شہید نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ عظیم استاذ اور منتظم تھے۔ والد محترم کے بعد جس حسن انتظام کے ساتھ جامعہ نعیمیہ کے تمام امور کو منتظم کیا ان کے حسن تنظیم کا منہ بولنا ثبوت ہے اور اس کے ساتھ اہلسنت، عوام اور پاکستان کے ساتھ محبت اور حقوق کے تحفظ کے لیے آپ نے ہر ممکن کوشش کی اور بالآخر آپ کو 12 جون 2009ء کو دین، ملک و ملت کے تحفظ کی پاداش میں شہید کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کی لمبی، روحانی اولاد اور اہلسنت

کوان کے مشن کو جاری و ساری رکھنے کی ہمت، قوت و جرأت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضیٰ ہزاروی مدظلہ

ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، شیخوپورہ

شہید پاکستان حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ان تابغہ روزگار اور تاریخ ساز شخصیات میں سے تھے جو صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور جب یہ ستودہ صفات لوگ انسانوں کی ہستی میں آ کر تعلیم و تدریس، وعظ و درس، فضل و کرامت اور علم و بصیرت کی روشنی پھیلا کر اس دنیا کو داغ مفارقت دیتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ زیست خدا داد کی لہر تھم گئی اور دلوں کی حرارت نچھوڑ ہو گئی ہے اور جذبات زیست اپنی تاب کھو چکے ہیں۔ بس اتنا ہی کہوں گا کہ آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے سبزہ نورستہ تیری تمکھبانی کرے

بقیہ ڈاکٹر سرفراز نعیمی کی شہادت

اور عدالتیں ان کو فوری سزائیں دے سکتیں تو پھر خود کش حملوں پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔ موجودہ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ خود کش حملوں سے نمٹنے کے لیے ایک قومی سطح کا کیش تشکیل دے جو مستقل بنیادوں پر کام کرتا رہے اور خود کش حملوں کو روکنے، ان میں ملوث مجرموں کو سزائیں دلوانے کے لیے ہمد وقت کام کرے اور اپنی کارکردگی کے بارے میں عوام کو روزانہ کی بنیاد پر بریفنگ دے تاکہ عوام میں یہ اعتماد پیدا ہو سکے کہ خود کش حملہ آور اور ان کے ساتھی بے نقاب ہو رہے ہیں اور ان کو سزائیں بھی مل رہی ہیں۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کے عوام خود کش حملوں کے مناظر تو ٹی وی سکرین پر دیکھ رہے ہیں مگر وہ مجرموں کو پھانسی چڑھتے ہوئے نہیں دیکھ پاتے۔ یہ ایک بہت بڑا بنیادی تضاد ہے جسے ہنگامی بنیادوں پر دور کرنے کی ضرورت ہے۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طالبان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو جلد علم ہو جائے کہ وہ جس راستے پر چل رہے ہیں، اس میں پاکستان کے 16 کروڑ عوام کی تباہی مضمر ہے اور اس سے اسلام کا چہرہ بھی پوری دنیا میں بدنام ہو رہا ہے۔

شہید پاکستان علامہ ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی علیہ الرحمۃ

تحریر: صاحبزادہ محمد عارف ستار قادری، معلم جامعہ نظامیہ لاہور

علماء حق، ہر دور میں العلماء ورثۃ الانبیاء کے مصداق بن کر نبیائت نبوت کا فریضہ بحسن و خوبی سرانجام دیتے رہے، اللہ رب العزت نے دنیا کے مختلف ممالک میں ان سے حفاظت دین، اشاعت علم، تبلیغ اسلام، احقاق حق، ابطال باطل اور خدمت خلق کا کام لیا۔ اسلام کی رونقیں انہیں علماء کرام کے دم قدم سے ہیں اور اسلام میں بہار بھی انہی علماء کے مجاہدات سے آئی ہے۔ دین ہدی اور علوم اسلامیہ کے بیابان فقر و فاقہ اور یو یا و جھیر میں دلوں پر بارشابی کرتے ہیں اور اسلام کی حفاظت فرماتے ہیں۔

کیا وہ جینا؟ جس میں ہو کوشش نہ دیں کے واسطے

واسطے واں کے بھی کچھ؟ یا سب یہیں کے واسطے

ان کی سرگرمیاں عرب و عجم اور اقطار عالم کے چپہ چپہ میں جاری و ساری ہیں۔ کبھی انہوں نے منبر و محراب کو زینت بخشی تو کبھی دار و درن نے ان کی جلوہ سامانیوں سے عزت پائی۔ کبھی طوق و سلاسل نے ان کے قدم چومے تو کبھی زندان کی تیر و تار کو طریاں ان کے نور سے منور ہوئیں۔ کبھی تلواروں کے سائے میں انہوں نے کلمہ حق بلند کیا تو کبھی تخت و تاج ان کی ہیبت سے کانپے، کبھی قوت و شوکت نے انہیں خراج تحسین پیش کیا تو کبھی مستند درس نے ان سے روتی پائی۔ کبھی مدارس ان کے قال اللہ و قال الرسول کے نفوس سے گونجنے تو کبھی خانقاہیں ان کے وجد و حال اور ذکر اشغال سے بے ہوش ہوئیں، کبھی میدان و فامیں ان کی تیغ بے نیام اعلا بکلمۃ اللہ کے لیے برق بن کر کوندی تو کبھی جنگ گاہ میں کشور کشاؤں کے سر قلم ہو کر ان کے قدموں میں گرے، کبھی پرچم اسلام کو ان کے لبوں سے سر بلندی بخشی تو کبھی ان کی حق گوئی نے قصر امارات میں زلزلہ پھا کیا۔ کبھی ایوان سیاست پر ان کی حق گوئی سے کچلی طاری ہو گئی۔

آئین جواں مردان حق گوئی و بے باکی

اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روپاہی

انہیں پرچم اسلام کو سر بلندی دینے والے قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند کرنے والے، ایوان سیاست پر کچلی طاری کروینے والے، قصر امارات میں زلزلہ پھا کر دینے والے، بے

باک، جواں مرد، حق گو اور روشن کردار علماء قوم میں سے شہید پاکستان، سفیر امن، داعی اتحاد، پیکر وفا، منبع رشد و ہدایت، استاذ العلماء، اسیر تحفظ ناموس رسالت، مجاہد ملت، جگر کوشہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی الازہری شہید علیہ الرحمۃ ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان و مہتمم جامعہ نعیمیہ لاہور جن کا سانچہ ارتحال ملت اسلامیہ کے لیے بالعموم اور مسلک اہل سنت و جماعت کے لیے بالخصوص بہت بڑا صدمہ ہے۔ آہ ایسی شفیق و مہربان اور ہمدرد و غمگسار ہستی ہمیں اپنی محبتوں اور کرم فرمائیوں سے محروم کر گئی۔

وہ چل دیئے تو سعد مجھے اس طرح رگا

جیسے اک اجنبی کو راستے میں رات ہو گئی

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ ایک عظیم عاشق رسول اور عظیم مجاہد ملت تھے۔ راقم السطور ان کی

کون کون سی بات، انداز، خوبی اور قربانی کا تذکرہ کرے۔

راہ محبت میں ہم نے سوچا سر جھکائیں کہاں سے پہلے

ہر اک ذرہ پکار اٹھا یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے

قبلہ نعیمی صاحب علیہ الرحمۃ کی دینی، سماجی، ملی، ملکی و دیگر خدمات دینیہ و دنیاوی بے شمار ہیں۔

ان کے اخلاق اور کرم فرمائیوں کا تذکرہ الفاظ میں بیان ہونے سے قاصر ہے۔ زندگی اس سادگی،

عاجزی اور انکساری میں بتائی کہ ان کی نسبت خداداد قابل رشک اور لائق صد تحسین و ستائش ہے

۔ الغرض اگر یوں کہوں تو بے چاند ہو گا کہ آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے، آپ کی قیادت

بے مثال، آپ کی محبت بے مثال، آپ کی نظامت بے مثال تھی۔

شہید پاکستان علیہ الرحمۃ جبل استقامت تھے، آپ اغیار کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہونے

والے نہ تھے، اس کی ایک چھوٹی سی تمثیل یہ ہے کہ جب درندہ صفت ظالموں نے طرح طرح کے

طریقوں سے کبھی فون کے ذریعے، کبھی خطوط کے ذریعے آپ علیہ الرحمۃ کو ڈرانے اور دھمکانے

کی مذموم جسارت کی تو آپ اپنے مشن پر نہیں بلکہ مشل جبل اپنے مشن پر قائم رہے۔

قومی اخبارات میں آپ علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے یہ شائع ہوا ہے کہ آخری مرتبہ جب اسلام دشمن

دہشت گردوں نے آپ کو فون کے ذریعہ دھمکانے کی کوشش کی تو آپ نے اس کو بڑے پیار سے

سمجھانے کی کوشش فرمائی۔ فرمایا: بیٹے تم غلط کر رہے ہو، میرے پاس آؤ، میں تمہیں دلائل کے ساتھ قائل

کرتا ہوں یا پھر توبہ ثابت کرو کہ تم ٹھیک ہو۔ لیکن اس بد بخت نے آپ علیہ الرحمۃ کی اس پیار بھری بات کے جواب میں ہٹ دھرمی کا انداز اپنایا اور جان لینے کی دھمکی دی اور کہا کہ ہمارے خلاف بیان دینے سے باز آ جائیں ورنہ ہم آپ کو ہلاک کر دیں گے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے اس کو جواب دیا کہ میرے عزیز! شہادت تو میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہے۔ اگر تمہارے ہاتھوں میری شہادت لکھی ہے تو آؤ میں حاضر ہوں۔ لیکن میں اپنے دشمن سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

آپ علیہ الرحمۃ متحفظ ناموس رسالت کی تحریک میں مثالی کردار ادا کیا۔ اور قید و زندان کی صعوبتیں بھی بخوش برداشت کیں لیکن تحفظ ناموس رسالت پر آنے والے آج نہ آنے دی۔ گویا کہ

زندگی کا آپ کی بس ایک ہی مقصد رہا
حفظ ناموس رسالت، شرح تعظیم نبوی ﷺ

قبلہ فیسی صاحب علیہ الرحمۃ کی شہادت و جماعت کے لیے بہت بڑا نقصان لاسلطانی ہے اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ نوٹ العالم نوٹ العالم۔ آپ نے ملت اسلامیہ کے لیے اتنا کچھ کیا کہ اس کی نظیر عصر حاضر میں ملنا انتہائی مشکل ہے۔

جن میں پھول کا کھلنا تو کوئی بات نہیں
نہ وہ پھول جو گلشن بنا دے صحرا کو

ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ عالم دین کی آنکھ سے نکلے ہوئے آنسو کا ایک قطرہ دوزخ کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ یہ ایک عام عالم دین کی آنکھ سے نکلا ہوا قطرہ ہے جو جنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ اور جو مجاہد بھی ہو، عاشق رسول بھی ہو، کامل ولی اللہ بھی ہو، عظیم استاد بھی ہو، متقی اور پرہیزگار بھی ہو، علیم الطبع اور بردبار بھی ہو، شہید ملت کے منصب پر فائز ہو بھی اور جس کی نماز جنازہ میں عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کے علاوہ ہزاروں علماء و مشائخ اور طلباء مدارس دینیہ شریک ہوئے ہوں اس کے خون کے قطرے کا کیا عالم ہوگا؟

آخر میں میری بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ علیہ الرحمۃ کے درجات کو مزید سرفرازیں عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

فارغ التحصیل علماء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 2009ء

نمبر شمار	نام طالب علم	ولدیت	اڈریس
1	سید جلال الدین	سید شاہ محمد	چک کھولہ، نام تحصیل ٹٹن آباد ضلع بہاولنگر
2	سید عبدالرؤف	سید عبدالرشید شاہ	ڈاکخانہ چلی بمقام ملاک ضلع باغ آزاد کشمیر
3	سید اجمل گیلانی	سید محمد یوسف شاہ	گاؤں لنگر پورہ تحصیل ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر
4	محمد منزل شاہ	عبدالستار شاہ	محلقہ احمد خیل جنوبی سوچہ ضلع میانوالی
5	سید محمد اجمل شاہ	سید محمد امین شاہ	بمقام کوٹ عبدالملک ضلع شیخوپورہ
6	محمد مدظل شاہ	محمد امیر شاہ	سمندر تتر خیل ڈاکخانہ حیات خیل ضلع ٹکی مروت
7	حافظ محمد انیس	صاحبزادہ محمد شفیق	آستانہ عالیہ دریائے رحمت شریف ضلع انک
8	محمد ابو بکر صدیق	عبدالحمید گیلانی	محلقہ مسلم ناؤن برف والا گلاہ گوجرانوالہ
9	محمد حسن رضا سیالوی	قاری ظہور احمد سیالوی	اندرون موچی گیٹ لاہور
10	ظہور احمد سیالوی	قاری ظہور احمد سیالوی	اندرون موچی گیٹ لاہور
11	محمد اسلم	منصور احمد	خیبر پور شاہپور ضلع اوکاڑہ
12	محمد حامد وحید	بشیر احمد	بمقام دھرم کوٹ ضلع سیالکوٹ
13	محمد کلیم	محمد مشتاق	کوٹلی نوشہرہ ضلع سیالکوٹ
14	محمد عامر زبیر قادری	محمد اسماعیل قادری	قلند مسجد تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ
15	محمد یامین	فقیر محمد	بستی گل والا موضع باقر شاہ شمالی ضلع مظفر گڑھ
16	محمد عبدالستار قادری	محمد اشرف	بستی گھار ضلع رحیم یار خان
17	حافظ محمد بخش	حافظ عاشق رسول	بستی سندیلہ تحصیل ضلع مظفر گڑھ
18	اقبال احمد	محمد اشرف	محلقہ زاہد کالونی شریف پورہ گوجرانوالہ
19	محمد اقبال	فضل حسین	مکان نمبر ۷۷ عین ملاک پور ضلع وہاڑی

20	حافظ محمد سعید	اللہ رکھا	چاہ صدیق والا ضلع ملتان
21	قاری محمد حامد نواز	محمد نواز	بھلیر چک نمبر 119 تحصیل ساڈاگلہ ضلع ننکانہ
22	حافظ محمد الطاف	محمد رمضان	چاہ رنگ والا تحصیل کھروڑ چک ضلع لودھراں
23	محمد عدیم	محمد رمضان	کوٹ شیر ربانی تحصیل چوکی ضلع قصور
24	ادریس احمد	محمد اکبر	گاؤں مرادہ تحصیل وٹھلہ ضلع نارووال
25	محمد طاہر حبیب	حبیب خان	گرین ٹاؤن لاہور
26	لیاقت علی	عبدالرحمن	چک لال شاہ تحصیل عارفوالہ ضلع پاکپتن
27	محمد رمضان رضا	اللہ یار	بستی ٹکرا نوالی تحصیل وٹھلہ ضلع خانیوال
28	محمد احمد شاکر	شرف الدین	نجر ٹاؤن تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
29	حافظ حاجی محمد	غلام سرور	بمقام تونسہ ہراج کالونی ضلع مظفر گڑھ
30	سعید احمد	عبدالرشید	حلقہ کینال پارک تحصیل مرید کے ضلع شیخوپورہ
31	حافظ رحمت اللہ	اللہ دتہ	چک نمبر 12 شمالی ضلع سرگودھا
32	غلام مصطفیٰ	غلام سرور	نصیر آباد روڈ نزد کھوی تحصیل وٹھلہ ضلع گجرات
33	عطا محمد	مشتاق احمد	ریل بازار چھانگا تحصیل چوکیاں ضلع قصور
34	نویس احمد ہزاروی	عزیز الرحمان	گاؤں ساڈے ڈاکخانہ تحصیل وٹھلہ ضلع مانسہرہ
35	حافظ طاہر اقبال	محمد علی	جامعہ جلالیہ ٹاؤن کالونی جلالپور بٹیاں ضلع حافظ آباد
36	حافظ محمد یاسین	خضر حیات	حلقہ شاہ جہاں تحصیل سہہ ضلع کوٹلی
37	محمد رمضان قادری	نور محمد	بمقام ٹیل بندر تحصیل وٹھلہ ضلع بہاولنگر
38	محمد شفیق الرحمان	محمد یعقوب	چانگیر کالونی راجل روڈ جام پور ضلع راجن پور
39	منصور احمد	خان محمد	چانگیر کالونی راجل روڈ جام پور ضلع راجن پور
40	فضل حسین	منظور حسین	گاؤں موچی والا تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
41	حافظ محمد ارشاد	محمد صدیق	پر تاب گڑھ تحصیل چوکی ضلع قصور

42	محمد نعیم خالق	خواجہ عبدالخالق	مکان نمبر 12 ایکٹریجی ون پارٹ ون ضلع میرپور
43	محمد محبوب علی سیالوی	غلام محمد	غوث والا تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
44	محمد الیاس قادری	غلام رسول	بمقام تحصیل رانوالی تحصیل وٹھلہ ضلع گجرات
45	محمد منصور فاروقی	محمد یوسف	سیور کالو خان تحصیل وٹھلہ ضلع باغ
46	محمد عبدالغنی نورانی	عبدالعزیز خان	ڈال اسلام نگر ضلع باغ
47	محمد ابراہیم	نور احمد	حلقہ اسلام نگر تحصیل وٹھلہ ضلع بہاولنگر
48	قیصر محمود	اشرف خان	گاؤں ملک مالا تحصیل جھڑ ضلع انک
49	ریاض احمد فریدی	حافظ اللہ بخش	شاہ جمال کالونی ضلع راجن پور
50	حافظ محمد شیخ الرسول	حافظ محمد عبدالرسول	اندرون کوٹ غلام محمد خان ضلع قصور
51	قاری کمال نواز	بشیر احمد	موضع بھڑ شید شاہ تحصیل وٹھلہ ضلع بہاولنگر
52	عبد بخش	محمد مراد اعظمی	بستی اللہ واداد تحصیل وٹھلہ ضلع جھنگ
53	زاہد رمضان	محمد رمضان	مدینہ کالونی گلشن راوی لاہور
54	محمد حفیظ چشتی	محمد عاشق	حلقہ شرف آباد کھوپورہ لاہور
55	محمد بشیر	غلام حسن	بمقام ہزارہ شمالی کور کوٹ تحصیل بیلاں ضلع میانوالی
56	رشید احمد	محمد سائیں	حلقہ بیدروی ڈاکخانہ شکاری تحصیل وٹھلہ ضلع مانسہرہ
57	محمد اشرف	محمد فاضل	ڈاکخانہ کوٹ سلطان تحصیل وٹھلہ ضلع
58	حافظ محمد اقبال قادری	شیر محمد	بستی گاڑ گاؤں قہ سندیلہ تحصیل وٹھلہ ضلع مظفر گڑھ
59	فکیل احمد	شیر محمد	ڈاکخانہ چندروت تحصیل بکمال ضلع کوٹلی
60	علی امیر	محمد شفی	بمقام پورہ تحصیل مہنی ضلع بہمبر
61	حافظ احسان الحق	عبدالخالق	چک نمبر 12 امراد ضلع بہاولنگر
62	محبوب الرحمان	محمد یعقوب	بمقام گلی بدر محل تحصیل اوکی ضلع مانسہرہ
63	حافظ فضل حق	محمد یوسف	جامع مسجد شوکت آمنہ پارک بھروال لاہور

64	حافظ محمد شہزاد انجم	ملک محمد شریف	موسرہ شریف تحصیل کمال ضلع کوٹلی
65	میاں رفاقت علی	میاں سکندر حیات خان	محکمہ بیلہ کیان شریف داوی نیلم ضلع مظفر آباد
66	نیم بخش چاٹو	جان محمد چاٹو	گاؤں چاٹو ڈاکخانہ سی تحصیل ضلع سی
67	محمد یونس مجددی	روشن دین	بہقام کی پرائی تحصیل ضلع شیخوپورہ
68	محمد رضوان	محمد عثمان خان	بہقام ٹھہرہ ماٹک تحصیل نوشہرہ وگاں ضلع کوہرا نوالہ
69	حافظ محمد فیض الرسول	حافظ رحمت اللہ	بہقام دھریاں تحصیل پٹی پٹیاں ضلع حافظ آباد
70	محمد کامران	محمد عیسیٰ	بہقام ڈو تحصیل ضلع استور گلگت
71	عبدالستین	عبدالقدیم	گاؤں خوشی تحصیل اوکی ضلع ہانہ
72	مقبول احمد	ممن خان	رائے وٹروڈ بہقام آرائیاں ضلع لاہور
73	محمد ابراہیم	سید حبیب خان	محکمہ پورہ نارنگہ منڈی ضلع شیخوپورہ
74	بشارت علی	منیر حسین	بہقام سلیم پورہ ڈاکخانہ جالون ضلع کوہرا نوالہ
75	دل نواز احمد	محمد امیر	گاؤں بدھال تحصیل اوکی ضلع ہانہ
76	شیراز احمد	محمد امیر	گاؤں بدرحال تحصیل اوکی ضلع ہانہ
77	محمد ظہیر	حاجی عبدالقادر	گاؤں منصورہ تحصیل وگل ضلع کوٹلی
78	شرافت علی	عبدالغفار جاوید	بہقام چک نمبر ۳۳ بک ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
79	محمد زین العابدین	محمد عثمان	ہلال احمد کالونی ضلع کوہرا نوالہ
80	حافظ محمد ناصر عباس	نور احمد	بہقام چورہ بھوجہر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
81	حافظ الطیر وحید کریمی	عبدالوحید	محکمہ جوہر پارک شیخوپورہ سی
82	محمد نواز	امام دین	بہقام ڈھوک لڑی بہال تحصیل جند ضلع انک
83	قیصر محمود	محمد شیراز	محکمہ کریم پورہ پکری روڈ ضلع جہلم
84	محمد سلیم	محمد اکرم	ڈاکخانہ چوکی بہقام سرسوالہ ضلع بہمبر
85	محمد اکرم رضوی	محمد سرور بھٹی	بہقام چک نمبر ۷۷ بک ب ضلع فیصل آباد

86	پرویز اقبال	خوشی محمد	چنی خوشی روڈ شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ
87	عنایت اللہ	اللہ یار	محکمہ دینہ مسجد تحصیل ضلع بارکھان بلوچستان
88	ساجد محمد	شاہ عالم	ڈھوک بہال ڈاکخانہ کمال کلاں ضلع انک
89	عجب خان	عزت خان	گجوری تحصیل سی خیل ضلع میانوالی
90	محمد یونس خان	محمد نواز خان	محکمہ اسلام آباد ڈاکخانہ خیل تحصیل ضلع میانوالی
91	ثناء اللہ	عبدالستار	محکمہ اسلام آباد ڈاکخانہ خیل تحصیل ضلع میانوالی
92	عطاء الرسول	سید رسول	بندال والا ڈاکخانہ موچہ تحصیل ضلع میانوالی
93	نصیر اختر	حبیب اللہ خان	محکمہ مبارک آباد ڈاکخانہ خیل ضلع میانوالی
94	حافظ محمد وارث خان	غلام شیر خان	خندوڑی ڈاکخانہ منڈہ خیل ضلع میانوالی
95	محمد اشتیاق خان	عبدالقیوم خان	بلند خیل موچہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع میانوالی
96	محمد سراج اللہ	الطاف حسین	ریلوے روڈ محکمہ بہرام خیل ضلع میانوالی
97	عبدالواحد	محمد صدیق	محکمہ مغل آباد چھوہالہ تحصیل ضلع ہری پور
98	راشد محمود	محمد صادق	محکمہ قریشی کھلاہٹ ٹاؤن شپ ضلع ہری پور
99	محمد طاہر سہیل	مولوی محمد بخش بزاروی	قریشی چوک کھلاہٹ ٹاؤن شپ ضلع ہری پور
100	عصمت اللہ خان	حبیب اللہ خان	بلند خیل موچہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع میانوالی
101	ناصر محمود	علی محمد	بہقام پٹی تحصیل پٹی کھپ ضلع انک
102	محمد ندیم	واحد بخش	محکمہ مین خیابان جامی کلفٹن کراچی
103	جاوید اقبال	عبدالرشید	ڈھوک اھوان تحصیل پٹی کھپ ضلع انک
104	احمد خان	میاں احمد	پٹی تحصیل وڈاکخانہ پٹی کھپ ضلع انک
105	ذوالفقار احمد	محمد فاروق	پٹی تحصیل وڈاکخانہ پٹی کھپ ضلع انک
106	زاہد علی	نور محمد	پٹی تحصیل وڈاکخانہ پٹی کھپ ضلع انک
107	محمد حفیظ	ریاست خاں	واہ کینٹ تحصیل کیکسلا ضلع راولپنڈی

152	محمد رضوان	محمد اقبال	نگری احمد شاہ شاہ سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ
153	منزل عالم	طیب عالم	انوسی سرہونڈ اکٹانہ سرسواہ ضلع کوٹلی
154	محمد عظیم عباسی	ستار محمد عباسی	ملاٹ سیری ڈاکٹانہ بلیسی تحصیل ضلع ہری پور
155	محمد اشرف عطاری	الحاج ہاشم علی	تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
156	الطاف احمد	محمد عظیم	گاؤں آبادی تحصیل ضلع منڈی بہاؤ الدین
157	مشتاق احمد	دل محمد	بہرقام تھلہ کنڈی تحصیل ضلع نیلم مظفر آباد
158	حافظ زاہد اویسی	خوشید احمد	بستی لاڈاں ڈاکٹانہ جمال دین والی ضلع رحیم یار خان
159	عابد حسین	محمد قاسم	گاؤں گرمولہ روٹاں تحصیل نوشہرہ روٹاں ضلع گوجرانوالہ
160	حسین احمد	محمد مراد	محلہ وارڈ نمبر ۱ تحصیل ضلع خاندان بلوچستان
161	حافظ عبدالرحمان	حاجی محمد دین	چوک امیر ملت پراٹھلی روڈ ضلع نوشہرہ
162	محمد سعید	محمد عظیم	حسین آباد ڈاکٹانہ بلیسی ضلع میانوالی
163	محمد حسن رضا	محمد رمضان قادری	راجہ کے تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
164	محمد شاہ خان	بہادر خان	ڈاکٹانہ بلیسی بستی نیرن خان ضلع بہاولنگر
165	محمد ارشد	کریم خان	چاہیر والہ ڈاکٹانہ شاہ پور شریف ضلع بہاولپور
166	حافظ محمد عارف	حافظ محمد افضل نقشبندی	محلہ سادات ڈاکٹانہ خٹکڑہ تحصیل ضلع مظفر گڑھ
167	محمد شعیب	حافظ محمد صدیق	سلیان آباد ڈاکٹانہ بسال شریف ضلع انک
168	حافظ عبدالقادر	غیر محمد	چک نمبر ۵ بستی کھیاں والی ضلع بہاولنگر
169	محمد اسحاق	عبدالرحمان	موضع شاہ جمال تحصیل ضلع مظفر گڑھ
170	فتیق الرحمان	محمد رفیق	بیکم پورہ باغ پانچوہا لاہور
171	گلزار حسین	محمد عظیم	تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
172	شوکت علی	محمد مراد	تحصیل میان چنوں ضلع خانیوال
173	محمد بشیر	احمد یار	مصلیٰ آباد ڈاکٹانہ کرم پور تحصیل ضلع وہاڑی

174	غفر فرید	محمد بخش	بستی محل خیر محمد تحصیل ضلع رحیم یار خان
175	محمد قاسم بٹ	بشیر احمد بٹ	نیر روڈ فروتن پارک راجکوٹ لاہور
176	ساجد علی	محمد موی	میر چنودا ڈاکٹانہ موکل ضلع قصور
177	شفیق احمد قادری	محمد سلیم	محلہ جامع مسجد فائق معظم تحصیل پنڈی کھپ ضلع انک
178	حافظ فیاض احمد	محمد اشرف	محلہ اکبر پورہ تنگ منڈی ضلع شیخوپورہ
179	ملازم حسین	ملک کالو	چاہر علی ڈاکٹانہ تحصیل جلالپورہ ضلع ملتان

فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 2009ء

180	آصف نذیر	نذیر احمد	جامع مسجد گیندہ تالکیر پارک ملتان روڈ لاہور
181	محمد جنید فرراز	سر فرراز بیگ	بین بازار ساندہ کھان لاہور
182	محمد وقاص	محمد عباس	محلہ سقیاں اندرون بھائی گیٹ لاہور
183	محمد بلال	گلزار احمد	جامع مسجد نبی باغ پانچوہا نزد الفلاح بینک لاہور
184	محمد افتخار	مرید حسین بھٹی	تحصیل کوٹ اڈو ضلع مظفر گڑھ ڈاکٹانہ محمود کوٹ
185	محمد ذیشان افضل	افضل احمد	جامع مسجد تکیہ والی تھلہ کمرنگہ لاہور موٹل
186	محمد کاشف	حاجی محمد رمضان	بیری والا چوک جیاموسی شاہدہ لاہور
187	خلیل احمد	حاجی غلام فرید	موضع بہاول داس تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ
188	محمد اکرام سعید	عبدالغفار	موضع باقر شاہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
189	محمد جاوید	عبدالستار	موضع باقر شاہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
190	بلال احمد	مہر عبدالخالق	موضع باقر شاہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
191	فیاض حسین	مہر عبدالرشید	موضع باقر شاہ تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ
192	محمد فہیم	محمد عرس	بستی چوہان کالونی تحصیل مور ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
193	محمد جنید	محمد سلیم	بستی ڈوریاں والی تحصیل ضلع ملتان

194	محمد طارق	محمد احمد	چک اسروہ تحصیل مٹن آباد ضلع بہاولنگر
195	غلام دیکر	حاجی محمد سکھی	بستی ۶۷ نصرت شاہ گروہ تحصیل ضلع نواب شاہ
196	محمد قربان علی	محمد امداد	بستی محمدیہ کالونی تحصیل سورہ ضلع نوشہرہ فیروز سندھ
197	زین العابدین	قاری ذوالفقار احمد سیالوی	بستی موری برسال تحصیل گجر خان ضلع راولپنڈی

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور 2009ء

198	حافظ محمد اقبال	محمد ادریس	اندون لوہاری گیٹ لاہور
199	حافظ علی نعمان	حاجی محمد فہیم الدین	میلا دسریٹ گلشن راوی لاہور
200	محمد حسن اعجاز	اعجاز احمد	مکان نمبر B/853 اندون موری گیٹ لاہور
201	محمد فہد فضل کریم	فضل کریم	سلطانی محلہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور
202	علی محمد	محمد اکرم	گلی سرکی بند اس اندون موری گیٹ لاہور
203	حافظ محمد شان شفیق	محمد شفیق	گلی نمبر 3 قصور پورہ راوی روڈ لاہور
204	محمد رضوان ظلیل	محمد ظلیل	کوچہ حاجی سراج گلی بازار لاہور
205	محمد ناصر طارق	محمد طارق	کوچہ مظان اندون لوہاری گیٹ لاہور
206	محمد احمد ندیم	محمد ندیم	اندون بھائی گیٹ لاہور
207	حافظ محمد شہزاد	محمد اشرف	بستی گھار تحصیل ایقت پور ضلع رحیم یار خان
208	محمد وقار	صلاح دین	تحصیل بازار بھائی گیٹ لاہور
209	حافظ نعمان یوسف	محمد یوسف	بازار کمان گراں اندون موچی گیٹ لاہور
210	محمد سلیمان	محمد شفیق	صدیقہ کالونی خدا بخش روڈ لاہور
211	محمد عمر	عبدالستار	شیش محل کھائی بھائی گیٹ لاہور
212	حافظ غلام حسین	ملک اللہ	ڈاکخانہ لڈن تحصیل ضلع وہاڑی
213	حافظ سلمان	محمد افضل	شہر گیٹ لاہور

214	محمد شہباز	عبدالجبار	گاؤں بھلا کوٹ ضلع تحصیل ایبت آباد
215	محمد تنویر احمد نواز	محمد نواز	محلہ پیر اسلام حویلی کھٹا ضلع اوکاڑہ
216	محمد یعقوب	اللہ بخش	محلہ جزوالہ تحصیل ضلع ڈیرہ غازی خان
217	محمد سعید	عالم شیر	چک نمبر 8 کے بی ڈاکخانہ تحصیل ضلع پاکستان شریف
218	محمد سلیمان	عبدالغفور	محلہ جزوالہ تحصیل ضلع ڈیرہ غازی خان
219	محمد عابد حسین	محمد یوسف	تحصیل ضلع قصور
220	محمد عنایت اللہ	دوست محمد	بستی محمد تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈی جی خان

فارغ التحصیل حفاظ کرام مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ شاہدرہ لاہور 2009ء

221	حافظ عثمان	محمد رمضان	درہ ہارز دسوی گیس اسٹیشن شاہدرہ لاہور
222	حافظ محمد زہیر اکبر	اکبر علی	نزدول پلازہ سعید پارک شاہدرہ لاہور
223	حافظ توقیر حسین	غلام حسین	ملک پارک فرخ آباد شاہدرہ لاہور
224	حافظ ساجد مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ	کھجور والی مسجد وٹر الہ روڈ شاہدرہ لاہور
225	حافظ مہد مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ	کھجور والی مسجد وٹر الہ روڈ شاہدرہ لاہور
226	حافظ علی اکبر	محمد ارشد	رستم سہراب ٹیکسٹری یوسف پارک شاہدرہ لاہور
227	حافظ محمد طاہر امیر	محمد امیر	اڈہ خراج پورہ تحصیل ضلع بہاولنگر
228	حافظ محمد عبداللطیف	محمد حنیف خان	لو یا نوالہ بانی پاس تحصیل ضلع گوجرانوالہ
229	حافظ محمد سیاب	اخبار الحق	گاؤں جیچا ٹھہ شریف تحصیل اٹھ مقام ضلع نیلم
230	حافظ محمد طارق	نور محمد	چک نمبر 12/L/59 تحصیل بیچوٹنی ضلع ساہیوال
231	حافظ محمد اکرام	محمد اکرم	گاؤں ملک گیٹ بھائی اڈہ تحصیل ضلع بہاولنگر
232	حافظ علی رضا	شرکت علی	گاؤں برکت ٹاؤن عمران پارک شاہدرہ لاہور

233	حافظ محمد ابوبکر	غلام صابر	محلہ پاور ہاؤس شاہدہ لاہور
234	حافظ اللہ بخش	غلام اکبر	ضلع ایہ تحصیل چوہدرہ گاؤں ڈھلا نوالہ۔

فارغ التحصیل قراء کرام جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ 2009ء

235	سیر احمد	بشیر احمد	گاؤں نوشہہ تحصیل پنڈی کعبہ ضلع ایک
236	طفیل احمد	نور محمد	گاؤں نوشہہ تحصیل پنڈی کعبہ ضلع ایک
237	ظہیر احمد	شیر زمان	گاؤں نوشہہ تحصیل پنڈی کعبہ ضلع ایک
238	حبیب الرحمن	سیف الرحمن	گاؤں نوشہہ تحصیل پنڈی کعبہ ضلع ایک
239	آصف شہزاد	محمد صدیق	ڈاکٹرانہ دینہ بہرام علی تحصیل ضلع جہلم P/O
240	سجاد حسین	جمال دین	ڈاکٹرانہ جن شاہ پستی کورمانی اوہ اجاز آباد تحصیل ضلع ایہ
241	نذیر احمد	محمد بخش	ڈاکٹرانہ جن شاہ تحصیل ضلع ایہ
242	محمد عید	اللہ بخش	یہ چاہلوک والا تحصیل ضلع نواب شاہ
243	منظہار احمد	حاتی شیرل	گاؤں خان محمد تحصیل دولت پور ضلع نواب شاہ
244	اللہ دتہ	کالو خان	گاؤں کرم داد قریبی تحصیل ضلع مظفر گڑھ
245	محمد یوسف خان	ریحس خان	ڈاکٹرانہ منسورہ گاؤں سندھ ترخیل تحصیل ضلع مکی مروت
246	فضل کریم	سدا خان	گاؤں دائرہ لوہانی تحصیل پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
247	محمد خان	گل حسین	گاؤں ڈھوڑا تحصیل ضلع مکی مروت
248	عرب خان	محمد اسماعیل خان	گاؤں ڈھوڑا تحصیل ضلع مکی مروت
249	محمد عبداللہ	محمد عبدالرزاق	کارج روڈ تحصیل باغبانپورہ ضلع لاہور
250	محمد فہیم اسلم	محمد اسلم	گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
251	تنویر شوکت	محمد شوکت	ڈاکٹرانہ کاہنہ گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
252	محمد رشید حسین	محمد لیاقت جٹ	ڈاکٹرانہ کاہنہ گاؤں دھلوکی تحصیل کینٹ ضلع لاہور
253	میاں شاہد	محمد سرفراز	گاؤں منڈھیالی تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ

254	نہس وحید	حاتی سعید احمد	محلہ شیخ حسین آباد تحصیل ضلع ماروال
255	محمد عمران	محمد امین	گاؤں لختی چوہدری محمد حسین تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان
256	محمد عامر	محمد سعید احمد	گاؤں ظفر کے تحصیل کوٹ رادہ کینٹ ضلع قصور
257	سید ذوالفقار شاہ	سید یحیٰی شاہ	گاؤں چندا ابراہیم تحصیل مہاس پور ضلع پونچھ
258	محمد طاہر خان	محمد حنیف خان	گاؤں کوکوٹ تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ
259	محمد قاسم خان	محمد معروف خان	گاؤں کوکوٹ تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ
260	اتیاز حسین	بہر حسین	گاؤں سہ پانی تحصیل ضلع کوٹلی
261	محمد طالب	محمد خان	گاؤں سہ پانی تحصیل حیرہ ضلع پونچھ
262	محمد رفیع ریلوہ	محمد فاروق	گاؤں ملک پورہ میر تحصیل ضلع ایبٹ آباد
263	لوید احمد	محمد زرداد خان	گاؤں محبت آباد واہ کینٹ تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی
264	محمد نوید	ملک منظور الحق	گاؤں نواب آباد واہ کینٹ تحصیل ٹیکسلا ضلع راولپنڈی
265	تنویر احمد	محمد یونس	محلہ مغل پورہ چند پالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
266	محمد سعید	حاتی محمد ارشد	محلہ رسول پورہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
267	انکار احمد	اصغر علی	بے والا قبرستان قذافی مگر تحصیل ضلع شیخوپورہ
268	محمد بشیر قادری	عبدالعزیز	اسلام پورہ خاص مکی تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ 2009ء

269	زردلی خان	نور زمان	ڈاکٹرانہ حیات خیل تحصیل گاؤں سندھ ضلع مکی مروت
270	ابوسفیان	میاں خان	نقور سوہا تحصیل نوشہہ و درکان ضلع کوہرا نوالہ
271	نہزاد بشیر	بشیر احمد	چند پالہ روڈ فضل کالونی تحصیل ضلع شیخوپورہ
272	محمد عمران	محمد رمضان	بھدر روہرن مینار ضلع شیخوپورہ
273	عطاء محمد الدین	رانا عبدالغفور	صنڈر آباد گاؤں رتی جی ضلع ننکانہ صاحب
274	عبدالستار	ولی محمد	گاؤں جھور مغلایاں ساکنہ مل ضلع ننکانہ صاحب

275	محمد جمشید	محمد رمضان	گاؤں جماعت تحصیل ضلع شیخوپورہ
276	محمد انصاف	محمد نیاز علی	ڈاکخانہ رکھاموآہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
277	محمد اشفاق	محمد مشتاق	سلطان کالونی سرگودھا روڈ ضلع شیخوپورہ
278	محمد قاسم	عبدالحمید	جنڈیالہ روڈ محلی فارم تحصیل ضلع شیخوپورہ
279	سید آصف شاہ	فاہد حسین شاہ	گاؤں چاسودا تحصیل ضلع شیخوپورہ
280	محمد آفتاب	محمد ایوب	محکمہ فاروق ٹرک گلی نمبر 6 تحصیل ضلع شیخوپورہ
281	محمد سعد	معصوم احمد	محکمہ فاروق سبج جنڈیالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
282	محمد شاہد	محمد اشرف	گاؤں جنڈیالہ شیرخان تحصیل ضلع شیخوپورہ
283	محمد بال	غلام مصطفیٰ	محکمہ نی پورہ سرگودھا روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ
284	ضیاء المصطفیٰ	قاری غلام مصطفیٰ	محکمہ فاروق کالونی تحصیل ضلع لاہور
285	محمد امتیاز	محمد حنیف	محکمہ معراج پورہ جنڈیالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
286	نذراکت علی	غلام مصطفیٰ	فاروق آباد چاسودا تحصیل ضلع شیخوپورہ
287	علی رضا مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ	فاروق آباد چاسودا تحصیل ضلع شیخوپورہ
288	بلال بشیر	جاوید بشیر	سلطان کالونی سرگودھا روڈ ضلع شیخوپورہ
289	محمد وقار	فتح محمد	محکمہ شاہ آباد تحصیل ضلع شیخوپورہ
290	بلال صدیق	محمد صدیق	محکمہ شمس آباد تحصیل ضلع شیخوپورہ
291	بلال عقیقت	عقلمت علی	مرزاں ورکان تحصیل ضلع شیخوپورہ
292	عثمان یوسف	محمد یوسف	گاؤں تھوڈی کسہروالی تحصیل ضلع گوجرانوالہ
293	محمد ساجد	محمد یعقوب	ڈیرہ بازگیراں ڈاکخانہ کوٹ موئندہ تحصیل ضلع شیخوپورہ
294	قمر نواز	محمد نواز	محکمہ شوریان بنگلہ ضلع شیخوپورہ
295	عبدالجبار	محمد افتخار	محکمہ علی پارک گلی نمبر 4 شہر تھوڈی تحصیل ضلع شیخوپورہ
296	اجمل منظور	منصور احمد	گاؤں تارے والا ڈاکخانہ ہر دیو تحصیل ضلع شیخوپورہ

297	رضاء المصطفیٰ	غلام مصطفیٰ	محکمہ فاروق کالونی تحصیل ضلع لاہور
298	محمد کھیل	محمد جمیل	محکمہ معراج پورہ گلی ڈاکخانہ والی تحصیل ضلع شیخوپورہ
299	محمد عرفان	امانت علی	گاؤں ڈوہ پھو کوٹ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
300	طارق چشتی	اللہ یوایا	ڈاکخانہ شاہ جمال تحصیل ضلع ڈیرہ غازی خان
301	عبدالباسط	محمد سلیم	گاؤں دانش مندرہ فاروق آباد تحصیل ضلع شیخوپورہ
302	سید طاہر	سید عبدالقدوس	گاؤں بلوئہ تحصیل ضلع ایبٹ آباد
303	محمد ریان	محمد اشرف	گاؤں چھاپہ مینارہ جنڈیالہ روڈ ضلع شیخوپورہ
304	خامس محمود	محمد صادق	گاؤں سکاں تحصیل ضلع اسلام آباد
305	محمد نذیر	عبدالغفار	گاؤں دواریاں تحصیل آٹھ مقام ضلع نیلم آزاد کشمیر
306	سعد اکبر	محمد اکبر	گاؤں بیت تحصیل ضلع شیخوپورہ
307	عابد حسین	شاہ محمد	گاؤں کھوٹہ تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر
308	رفیع اللہ	ڈانیزی گل خان	گاؤں ڈھوڑا تحصیل ضلع کی سروت
309	محمد طارق	عبدالرحیم	گاؤں کھریام تحصیل شادو ضلع نیلم آزاد کشمیر
310	محمد اویس	محمد رفیق	گاؤں موٹاریں تحصیل راولا کوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر
311	عابد علی	منیر احمد	جونیال والا موڑ محکمہ ڈاکخانہ گلی نمبر 4 تحصیل ضلع شیخوپورہ
312	یونس جمیل	محمد جمیل	ڈیرہ بکری والا تحصیل تو شہر وورکان ضلع کجراوالہ
313	محمد فیصل	میاں مجید احمد	محکمہ محمد پورہ جنڈیالہ روڈ تحصیل ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ وار برٹن شیخوپورہ ۲۰۰۹ء

314	علی حسن	منور حسین	جیل موڈ تحصیل ضلع ننکانہ
315	محمد عقیقت	غلام مصطفیٰ	محکمہ عید گاہ وار برٹن تحصیل ضلع ننکانہ
316	غلام مصطفیٰ	منور حسین	چنڈ پور شریف تحصیل ضلع ننکانہ
317	محمد عدیل شہزادہ	محمد تاج	قلعہ خورو پکری ضلع راولپنڈی

318	محمد عثمان	محمد عارف	ہربان شریف ضلع ننکانہ
319	محمد غلام فرید	شیخ شبیر احمد	دار برتن محلہ میدہ تحصیل و سب ضلع ننکانہ
320	محمد سلیمان اکرم	محمد اکرم	کھاریا نوالہ ضلع شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام کنز الایمان خالد روڈ شیخوپورہ 2009ء

321	حافظ علی عادل	محمد جاوید اقبال	محلہ رسول پورہ شیخوپورہ
322	حافظ محمد اسد	رحمت علی	محلہ رسول پورہ شیخوپورہ
323	حافظ محمد عبداللہ	افضل علی	سول لائن شیخوپورہ

فارغ التحصیل حفاظ کرام مدرسہ ہریو گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ 2009ء

324	حافظ محمد الطہر الیاس	محمد الیاس	بمقام محمد پورہ تحصیل نوشہرہ درگاں ضلع گوجرانوالہ
325	حافظ محمد عدیل	محمد ظہیر	دھوکہ کاہنہ نوکیت ضلع لاہور
326	حافظ محمد مظہر شوکت	شوکت علی	دھوکہ کاہنہ نوکیت ضلع لاہور

فارغ التحصیل حفاظ کرام جامعہ نظامیہ رضویہ ایبٹ آباد 2009ء

327	محمد ماجد	محمد سید احمد	پٹن خورد تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد
328	محمد اختیار	محمد اسلم	بلوایاں ڈاکخانہ کول تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد
329	محمد رمیز	محمد رفیق	سید پور تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد
330	محمد بلال	محمد سرور	ٹھنڈا چوہا تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد
331	محمد بابر	محمد صادق	ڈاکخانہ کھنیا تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد
332	محمد ریاست	محمد گلزار	کھلی ڈاکخانہ بڑا ہور تحصیل و سب ضلع ایبٹ آباد

53
خبریں
مجله النظامیه

شبیر اسلام علامہ آرم محمد رفیق انجمنی علیہ الرحمۃ کی شہادت کے پیش نظر
جامعہ کا بیرونی کمرہ بندہ کرنے کے لئے شیخوپورہ سے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے
اور انیس علامہ جامعہ پاکستان کا سالانہ علماء کوٹھن منسوخ کر دیا گیا ہے۔

عالم اسلام کی عظیم مونی درس گاہ

جامعہ نظامیہ رضویہ

کامالانہ
جلسہ دستار فضیلت ختم بخاری شریف

پیش کش

حسین الدین شاہ

پیش کش

راغب حسین نعیمی

پیش کش

محمد شرف اصطفیٰ

پیش کش

عبدالحمید چشتی

پیش کش

محمد شرف اصطفیٰ

پیش کش

عبدالحمید چشتی

پیش کش

محمد شرف اصطفیٰ

پیش کش

عبدالحمید چشتی

پیش کش

محمد شرف اصطفیٰ

18 جولائی 2009ء بروز ہفتہ
بمطابق 24 رجب المرجب 1430ھ

اس مبارک مجلس میں شرکت فرما کر جامعہ کے اراکین، اساتذہ اور طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں!

انتظامیہ و اراکین جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
الذی الخیر

056-3786426 لاہور 042-7665772 - 76657314

ہم ممتاز مذہبی اسکالر، مجاہد ملت
شہید اسلام، محسن اہلسنت، استاذ العلماء

ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہادت پر آپ کے جملہ متعلقین، متوسلین
مستفیدین خصوصاً آپ کے صاحبزادگان
اور برادران سے دلی تعزیت کرتے ہیں۔

اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا گو ہیں کہ وہ
آپ کی تمام مساعی جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں مشکور فرمائے
اور آپ کے تلامذہ کو آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے
زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے
(آمین)

انتظامیہ الرکین والسائدہ

جامعہ نطفۃ ایمہ رضویہ لاہور، شیشہ نو پورہ

نوٹ: شہید اسلام ڈاکٹر مفتی محمد سرفراز نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم پہلے شریف
19 جولائی 2009 بروز اتوار صبح 9 بجے جامعہ نعیمیہ لاہور میں ہوگا